صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 06 اکتوبر 2015ء بمطابق 21 ذی الحج 1436 ہجری بعد از دوپہر تین بجے منعقد ہوا۔

محترمہ مسند نشین، انیسہ زیب طاہر خیلی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

فَبِمَا رَحۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنتَ لَهُمۡ وَلَوۡ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الۡقَلۡبِ لَانفَضُّواْ مِنۡ حَوۡلِكَ فَاعۡفُ عَنۡهُمۡ وَاسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ وَشَاوِرۡهُمۡ فِي الۡأَمۡرِ فَإِذَا عَزَمۡتَ فَتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُتَوَكِّلِينَ O إِن يَنصُرۡكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمۡ وَإِن يَخۡذُلۡكُمۡ فَمَن ذَا الَّذِي يَنصُرُكُم مِّنۢ بَعۡدِهِۦ وَعَلَى اللّٰهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُونَ۔

(ترجمہ): (اے محمد ﷺ) خدا کی مہربانی سے تمہاری افتاد مزاج ان لوگوں کیلئے نرم واقع ہوئی ہے۔ اور اگر تم بدخو اور سخت دل ہوتے تو یہ تمہارے پاس سے بھاگ کھڑے ہوتے۔ تو ان کو معاف کر دو اور ان کیلئے (خدا سے) مغفرت مانگو۔ اور اپنے کاموں میں ان سے مشورت لیا کرو۔ اور جب (کسی کام کا) عزم مصمم کر لو تو خدا پر بھروسا رکھو۔ بے شک خدا بھروسا رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اور خدا تمہارا مددگار ہے تو تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔ اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو پھر کون ہے کہ تمہاری مدد کرے اور مومنوں کو چاہیئے کہ خدا ہی پر بھروسا رکھیں۔ و آخِرُ الدَعوَانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِينَ۔

محترمہ چیئرپرسن: جزاکم اللہ۔

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

Madam Chairperson: 'Question`s Hour': I don't see any Minister or Government Functionary on the chairs, probably it's because we have started it on time.

اور سیکرٹری صاحب! لسٹ بھی منگوائیں آفیشلز کی، گیلری میں کون کون موجود ہے؟ کوسچن نمبر 2479، محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ، محترمہ ثوبیہ شاہد۔

محترمہ آمنہ سردار: میڈم سپیکر!

محترمہ مسند نشین: جی۔

محترمہ آمنہ سردار: میڈم! میں۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: آمنہ سردار کیلئے مائیک کھولیں۔ میڈم آمنہ سردار۔

محترمہ آمنہ سردار: شکریہ، میڈم سپیکر۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: آپ یہ ان کے Behalf پہ لیناچاہ رہی ہیں؟

محترمہ آمنہ سردار: جی میم! میں۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: کوسچن نمبر بولیں۔

محترمہ آمنہ سردار: 2479۔

* 2479 _ محترمہ ثوبیہ شاہد (سوال محترمہ آمنہ سردار نے پڑھا): کیاوزیر زراعت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 15-2014 میں محکمہ کو مختلف مدات میں ترقیاتی فنڈ ملا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ مالی سال میں ملنے والی رقم کو کہاں کہاں اور کتنا کتنا خرچ کیا گیا اور کتنا فنڈ منقضی ہوا، تفصیل فراہم کی جائے، نیز منقضی ہونے کی وجوہات بھی فراہم کی جائیں؟

جناب اکرام اللہ خان گنڈاپور (وزیر زراعت) (جواب پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ برائے مالی سال 15-2014 میں محکمہ زراعت کو مختلف مدات میں ترقیاتی فنڈ ملا ہے۔

(ب) محکمہ زراعت کے مختلف شعبوں کو ملنی والی رقم مورخہ 2015-05-15 تک خرچ شدہ رقم اور منقضی رقم کی تفصیل (ملین میں) ایوان کو فراہم کی گئی۔

Madam Chairperson: Answer be taken as read, any supplementary?

محترمہ آمنہ سردار: یس میم۔ یہ اس طرح ہے میم سپیکر! کہ کیوں اس قسم کے حالات پیدا ہوتے ہیں جیسے انہوں نے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ یو ایس ایڈ کے ساتھ ایگریمنٹ میں تاخیر کی وجہ سے، ایسے حالات پیدا ہی کیوں کئے جاتے ہیں جس کی وجہ سے ایگریمنٹ میں تاخیر ہو جائے؟ یعنی ایک اتنا بڑا پراجیکٹ ہم اپنی چھوٹی چھوٹی کوتاہیوں کی وجہ سے گنوا دیتے ہیں۔ تو یہ مجھے تھوڑا سا ان چیزوں پہ اعتراض ہے، باقی انہوں نے جوابات تو دیئے ہیں، اس پہ مزید مجھے ریسرچ کی ضرورت ہے، وہ میں ظاہر ہے ساتھ ساتھ کروں گی لیکن یہ جو جواب آیا ہے، کوئی تاخیر کی وجہ سے ہوا، کوئی Lapse ہونے کی وجہ سے ہوا، کوئی کیا مطلب ہوا، زیادہ تر تاخیر کا جواب آ رہا ہے تو یہ تو محکمے کی نااہلی ہے کہ وہ کیوں تاخیر سے یہ پراجیکٹس کو Tackle کرتے ہیں جی؟ بہت شکریہ۔

محترمہ مسند نشین: کون جواب دے رہا ہے اس کا گورنمنٹ کی طرف سے؟

محترمہ زرین ریاض (پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت): جی میں۔

محترمہ مسند نشین: اچھا جی، میڈم پارلیمنٹری سیکرٹری زرین ضیاء۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر!

محترمہ مسند نشین: ایک منٹ میڈم! وہ ایک کو نسچن کے ساتھ ہی، مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اول خو زه ډیر بدنصیبئ او بدبختئ سره دا خبره کوم چې دلته د دغې ایوان ټولې کرسئ خالي دی حالانکه د قومونو د زوال او د ترقئ راز د وخت پابندئ کښې منحصر دے چې کومو کومو قومونو د

خپل وخت قدر کړے دے ، هغه منزل مقصود ته رسیدلی دی او کومو قومونو چې د خپل وخت قدر نه دے کړے ، هغه بیا زمونږ په شان حالاتو سره مخامخ دی۔ دا صوبائی اسمبلی ده، دا د دغې صوبې د کروړونو خلقو ترجمانه اسمبلی ده۔ د کروړونو خلقو د عوامو دغې اسمبلئ ته نظر دے ، دغه اسمبلئ ته ئے سترګې دی خو که چرې میاشتو بعد اجلاس رااوغوښتلے شی او د هغې باوجود بیا د دغې اسمبلئ دا حالات وی، بیا په هغې باندې زه صرف افسوس نه ماسیوا ما سره بله هیڅ څه کلمه نشته دے۔ محترمې! زه دې سوال طرف ته لږ راځم۔ تاسو اوګورئ جواب کښې ئے لیکلی دی چې فنډ بیا واپس شولو، آیا دې صوبې کښې دومره مستحق خلق نشته دے چې مونږه یو څو کروړه یا څو اربه روپئ به مونږ نشو خرچ کولې؟ خو دا د تیرو کالونو خبره نه ده، دا به راتلونکی دغه کال بیا کیږی۔ لسمه میاشت شروع ده، لسمې میاشتې کښې نیم کال په تیریدو دے، تقریباً څلور میاشتې تیرې شوې، د څلورو میاشتو تیریدو باوجود ټولې محکمې هم هغه شان دی لکه مطلب دے چې څنګه راروانې دی۔ زما به دا ګزارش وی چې دغې محکمه نه د دا تپوس اوکړے شی چې تا دا فنډ ولې په وخت باندې نه دے خرچ کړے؟ د دې ذمه دار چې څوک وی، د هغوی خلاف د یو زبردسته کارروائی اوکړے شی چې آئنده د پاره بله محکمه بیا داسې غفلت نه کوی۔

محترمہ مسند نشین: تهینک یو، مفتی صاحب۔ مخکښې دا جواب اخلو، بیا ان شاء الله په دې خبره کوؤ۔ میډم زرین ضیاء۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے تو ان کا جو سوال ہے، وہ ڈیٹیل ان کو فراہم کی گئی ہے اور دوسرا جو ان کا سوال ہے ہماری Payments اور یو ایس ایڈ کے حوالے سے اور گومل زام کے حوالے سے، یہ ہمارا جو پراجیکٹ ہے، یہ یو ایس ایڈ کے ساتھ ہے اور یہ آپ سب بہتر جانتے ہیں کہ یو ایس ایڈ یا جتنے بھی فارن فنڈنگ پراجیکٹس ہیں، ان میں بہت ساری Stages سے کلیئر کرنا پڑتا ہے، یہ یہاں پہ پاکستان میں کوئی ہمارے صوبہ خیبر پختونخوا میں نہیں ہے، صرف جو وہاں کا Criteria ہے یا وہاں کا ہے تو یہ فنڈ سب سے پہلے میں آپ کو یہ بات کلیئر کر دوں کہ اگر ایگریکلچر پورے ڈیپارٹمنٹ میں ایک بھی فنڈ Lapse نہیں ہوا، یہ فنڈ اگر آپ اس کو دیکھیں تو یہ توجہ دی گئی ہے، یہ

صرف Surrender ہوا ہے، Surrender کس وجہ سے ہوا ہے کہ یہ سی اینڈ ڈبلیو، اور اگر ہمارے ممبران صاحبان چاہتے ہیں تو اس کیلئے ہم پوری ڈیٹیل دے سکتے ہیں کہ ان کے کچھ ایشوز ہیں اور وہ بھی Genuine issues ہیں جن کی وجہ سے ان کو Surrender کیا گیا، نمبر ون بات تو یہ کلیئر ہے۔ جہاں تک یو ایس ایڈ کا، گومل زام کا ہے، ان کے ساتھ کل ہمارا ایگریمنٹ سائن ہوا ہے، کل ایگریمنٹ سائن ہوا ہے، دستخط ہوئے ہیں اور اس کے بعد اب اس پراجیکٹ پہ کام کیا جائے گا۔

محترمہ مسند نشین: جو سوال کیا ہے مفتی صاحب نے کہ جن پراجیکٹس کو آپ نے یہاں پہ خود Reason لکھا ہوا ہے کہ تاخیر کی وجہ سے کہ ایگریمنٹ کی تاخیر کی وجہ سے یا پھر Administrative approval کی وجہ سے، ان کیلئے آپ لوگوں نے کیا ایکشن لیا ہے یا اس پر کوئی آپ لوگوں نے ڈیپارٹمنٹل ۔۔۔۔

جناب محمود احمد خان: کورم پورہ نہ دے۔

محترمہ مسند نشین: محمود خان صاحب کا مائیک آن کریں۔ جی محمود خان صاحب۔

جناب محمود احمد خان: تھینک یو۔ د کورم نشاندھی د اوشی، کورم نہ دے پورہ۔

Madam Chairperson: Challenge. Let`s the bells be rung.

یہ پہلے کاؤنٹ کریں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

محترمہ مسند نشین: اوکے، صحیح کہہ رہے ہیں، کورم نہیں پورا اور Let`s the bells be rung for two minutes.

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

محترمہ مسند نشین: (سیکرٹری اسمبلی سے) سیکرٹری صاحب! وہی تعداد تو نہیں؟ ماشاءاللہ خوش قسمتی ہے دو وزراء تو تشریف لے آئے ہیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

محترمہ مسند نشین: ٹھیک ہے جی۔ We will adjourned the sitting for mid half an hour اور آدھے گھنٹے کے بعد دوبارہ ملتے ہیں۔ بہت شکریہ۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی کچھ دیر کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد محترمہ مسند نشین مسند صدارت پر متمکن ہوئیں)

محترمہ مسند نشین: پارلیمانی سیکرٹری ایگریکلچر، زرین ضیاء صاحبہ۔ایک چیز میں کلیئر کروں ممبران صاحبان! معزز ممبران! آپ کو پورا اس وقت صوبہ اور پورا ملک دیکھ رہا ہوتا ہے اور یہ ضروری نہیں ہے کہ سپیکر یا پریزائیڈنگ آفیسر آئے تو ممبران اس کے بعد بھی باہر اپنے امور نبھانے میں لگے رہیں، جن کے Agendas ہیں They should remain here before time, even a minute before۔ آپ منسٹرز جو ہیں اور پارلیمنٹری سیکرٹریز، ان کو نہیں Wait کرنا چاہیئے کہ جی اب سپیکر یا پریزائیڈنگ آفیسر یہاں پر آئیں تو ہم تب وہاں پر جائیں گے۔

Madam Zareen Zia! You are in the middle of giving the answer.

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت: جیسے میڈم! انہوں نے پوچھا تھا کہ یہ تاخیر کیوں ہوئی؟ تو میں وہی بتا رہی تھی کہ یہ تاخیر جو ہے یہ ایگریکلچر یا زراعت کے ڈیپارٹمنٹ کی وجہ سے نہیں ہوئی، یہ گومل زام ڈیم پراجیکٹ جو ہے، یہ یو ایس ایڈ کی فنڈنگ سے شروع ہوا ہے اور اس میں تاخیر کی وجہ بھی یو ایس ایڈ کے ساتھ ٹائم کا تھا، اس وجہ سے، محکمہ زراعت اس میں ذمہ دار نہیں ہے اور نہ ان کی وجہ سے ہوئی ہے لیکن کل ہی ان کے ساتھ ایگریمنٹ سائن ہو گیا ہے اور جس دن یہ ایگریمنٹ سائن ہو گیا، اس سے Onward three years یہ پراجیکٹ شروع ہو گا، مطلب اس میں ٹائم نہیں ہے کہ آپ کا ٹائم ضائع ہو رہا ہے، ایگریمنٹ کل سائن ہوا ہے تو تین سال کیلئے یہ پراجیکٹ ہے۔

محترمہ مسند نشین: جی آپ بھی کوئی سپلیمنٹری پوچھ رہی ہیں، ثوبیہ شاہد صاحبہ!

محترمہ ثوبیہ شاہد: نہیں جی، اوکے۔

Madam Chairperson: Okay. They deal with this Question. Question No. 2480, Muhtarama Sobia Shahid Sahiba.

محترمہ ثوبیہ شاہد: میڈم! میں اس سے مطمئن ہوں۔

محترمہ مسند نشین: کوسچن بولیں، کوسچن نمبر بولا کریں پہلے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: اوکے میڈم، 2480۔

* 2480 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام اے ڈی پی سال 2014-15 میں محکمہ کو مختلف مدات میں ترقیاتی فنڈ ملا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ مالی سال میں ملنے والی رقم کو کہاں کہاں کتنا کتنا خرچ کیا گیا اور کتنا فنڈ منقضی (Lapse) ہوا، تفصیل فراہم کی جائے، نیز منقضی ہونے کی وجوہات بھی بتائی جائیں؟

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): (الف) جی ہاں۔

(ب) سالانہ ترقیاتی پروگرام 2014-15 میں محکمہ خزانہ کو کل 179.186 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں، ترقیاتی فنڈ مندرجہ ذیل سکیموں پر خرچ کیا گیا:

S. No.	Name of scheme	Fund
01	Creation of CSR Cell in Finance Department	10.918 (M)
02	Establishment of Energy Monitoring Unit	25.865 (M)
03	Automation of Pension Payment System	27.908 (M)
04	Reforms Monitoring Unit in Finance Department	10.494 (M)
05	Independent Survey for Taxable Unit and Assessment	19.000 (M)
06	Capacity Building of Finance Department	50.000 (M)
07	Revitalization of District Financial Management Implementation System	15.000 (M)
08	Establishment of Retirement Benefit & Death Compensation Cell	20.000 (M)
Total		**179.186 (M)**

2014-15 میں محکمہ خزانہ کیلئے مختص کردہ ترقیاتی فنڈ میں سے 77.908 ملین روپے بروقت پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کو Surrender کئے گئے کیونکہ یہ رقومات امسال خرچ نہیں ہو سکتیں اور موجودہ وقت تک 30-05-2015 تک کوئی رقم Lapse نہیں ہوئی ہے۔ (خرچ شدہ رقم کی مکمل تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

Madam Chairperson: Answer be taken as read, any supplementary?

محترمہ ثوبیہ شاہد: آیا یہ درست ہے کہ یہ سالانہ ترقیاتی۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: نہیں، پڑھے نہیں، آپ کا کوئی سپلیمنٹری ہے؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: نہیں میم!

محترمہ مسند نشین: تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 2481، محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: میڈم اس کے جواب سے بھی میں مطمئن ہوں۔

محترمہ مسند نشین: صرف کوئسچن نمبر بولا کریں میڈم!

محترمہ ثوبیہ شاہد: 2482۔اس کوئسچن۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: 2481۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: نہیں میم، 2482 ہے۔

محترمہ مسند نشین: کوئسچن نمبر 2481۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: اوکے میم، اس کے جواب سے بھی میں مطمئن ہوں۔

محترمہ مسند نشین: آپ صرف کوئسچن نمبر بولیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: ٹھیک ہے۔

محترمہ مسند نشین: بولیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: 2481 سوال نمبر۔

محترمہ مسند نشین: جی۔

* 2481 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام اے ڈی پی سال 15-2014 میں محکمہ کو مختلف مدات میں ترقیاتی فنڈ ملا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ مالی سال میں ملنے والی رقم کو کہاں کہاں کتنا کتنا خرچ کیا گیا اور کتنا فنڈ منقضی (Lapse) ہوا، تفصیل فراہم کی جائے۔ نیز منقضی ہونے کی وجوہات بھی بتائی جائیں؟

جناب محمود خان (وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں۔

(ب) یہ درست ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام مالی سال 2014-15 کے تحت محکمہ آبپاشی کو مختلف مدات میں کل رقم 6104.734 ملین روپے جاری کیا گیا تھا جو کہ تمام کا تمام ترقیاتی کاموں میں خرچ ہو چکا ہے اور کوئی فنڈ منقضی (Lapse) نہیں ہوا۔ (مکمل تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

Madam Chairperson: Answer be taken as read, any supplementary?
Ms: Sobia Shahid: No, Madam.

محترمہ مسند نشین: مطمئن ہیں؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: جی، میں بالکل مطمئن ہوں۔

محترمہ مسند نشین: بہت اچھے۔ کوسچن نمبر 2482، محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: میڈم! کوسچن نمبر 2482۔

محترمہ مسند نشین: کوسچن نمبر 2482۔

* 2482 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر امداد، بحالی و آبادکاری ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 2014-15 میں محکمہ کو مختلف مدات میں ترقیاتی فنڈ ملا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ مالی سال میں ملنے والی رقم کو کہاں کہاں کتنا کتنا خرچ کیا گیا اور کتنا فنڈ منقضی ہوا، تفصیل فراہم کی جائے، نیز منقضی ہونے کی وجوہات بھی فراہم کی جائیں؟

جناب پرویز خٹک (وزیراعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ ہذا کے ذیلی اداروں پی ڈی ایم اے اور ایمرجنسی ریسکیو سروس (ریسکیو 1122) کو مالی سال 2014-15 میں مختلف مدات میں مجموعی طور پر ترقیاتی فنڈ ملا جس میں سے جون 2015 تک خرچ کیا گیا۔ جہاں تک پی ڈی ایم اے کا تعلق ہے تو اسے مالی سال 2014-15 کے دوران 287.387 ملین فنڈ ملا جس میں سے 279.035 ملین فنڈ خرچ کیا گیا جبکہ ریسکیو 1122 کو ڈسٹرکٹ پشاور، مردان، سوات، ڈی آئی خان اور ایبٹ آباد کیلئے مالی سال 2014-15 کیلئے کل 600.437 ملین روپے فنڈ ملا ہے اور اس میں سے کل 449.361 ملین روپے اب تک ترقیاتی کاموں پر خرچ کئے گئے ہیں، نیز یہ تمام ترقیاتی سکیمز نئے تھے جو کہ جنوری/فروری 2015 میں منظور ہوئے اور فروری/مارچ 2015 میں مذکورہ اداروں کو فنڈز ملے تاہم جون

2015 تک مجموعی طور پر 728.396 ملین فنڈز ترقیاتی کاموں کے سلسلے میں خرچ کئے گئے جو کہ 82% بنتا ہے۔ مذکورہ مالی سال 15-2014 میں پی ڈی ایم اے اور ریسیکو 1122 کو ملنے والی رقم اور اس کو خرچ کرنے کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

Madam Chairperson: Answer be taken as read, any supplementary?

محترمہ ثوبیہ شاہد: No Madam اور میں مطمئن ہوں اس سے بھی۔

محترمہ مسند نشین: پھر تو 'کوئسچنز آور' ختم ہو گیا۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: بالکل جی۔

Madam Chairperson: Very good. The 'Questions` Hour' is over.

اراکین کی رخصت

محترمہ مسند نشین: Leave applications۔ معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں ارسال کی گئی ہیں جن کے اسمائے گرامی ہیں: جناب شوکت علی یوسفزئی صاحب مورخہ 6 اکتوبر 2015 کیلئے؛ جناب الحاج ابرار حسین صاحب مورخہ 6 اکتوبر 2015 کیلئے؛ جناب میاں ضیاءالرحمان صاحب، ایم پی اے مورخہ 6 اکتوبر 2015 کیلئے؛ راجہ فیصل زمان صاحب مورخہ 6 اکتوبر 2015 کیلئے؛ جناب فریڈرک عظیم صاحب مورخہ 6 اکتوبر 2015 کیلئے؛ محترمہ یاسمین پیر محمد خان صاحبہ مورخہ 6 اکتوبر 2015 کیلئے؛ جناب افتخار علی مشوانی صاحب، ایم پی اے مورخہ 6 اکتوبر 2015 کیلئے؛ جناب ملک شاہ محمد وزیر صاحب، سپیشل اسسٹنٹ ٹو وزیر اعلیٰ مورخہ 6 اکتوبر 2015 اور جناب شکیل احمد صاحب برائے مورخہ 6 اکتوبر 2015؛ رخصت کی یہ درخواستیں ایوان کے سامنے حاضر ہیں، کیا ایوان اسے منظور کرتا ہے؟

(تحریک منظور کی گئی)

ملک قاسم خان خٹک (مشیر جیلخانہ جات): پوائنٹ آف آرڈر!

محترمہ مسند نشین: میں بنیادی طور پر تو، زه غواړمه چې دا ایجنډا ختم شی، ضروری خبره ده خټک صاحب!

مشیر جیلخانہ جات: جی ډیره ضروری خبره ده، د دې صوبې متعلق ده۔

محترمہ مسند نشین: ایجنډا نه پس به وکړې کنه۔

مشیر جیلخانہ جات: یو منټ را کړئ جی، بس یو منټ۔

محترمہ مسند نشین: اچھا جی۔ قاسم خٹک صاحب، جناب قاسم خٹک صاحب کا مائیک آن کریں، قاسم خٹک کیلئے مائیک آن کریں۔

مشیر جیلخانہ جات: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه میډم۔ یو ډیره ضروری خبره چې هغه د دې صوبې په معیشت باندې او د دې صوبې د عوامو سخت ضرورت دے، خصوصاً جنوبی اضلاع۔ جناب عالی! چې څومره دا اکنامک روډ، کاریډور روډ چې کوم راروان دے چې ډی آئی خان نه تله ګنګ چې دا چینج، چې کوم Specific site دے، دې سره جی دومره ظلم شوے دے، د دې علاقې عوام سره، سپیشل جنوبی اضلاع سره، زه د پارلیمانی لیډرز او د حکومت خیبر پختونخوا۔۔

محترمہ مسند نشین: خټک صاحب! تکلیف معاف، یو منټ۔

مشیر جیلخانہ جات: یو منټ جی۔

محترمہ مسند نشین: په دې مونږه ډیتیل کښې خبره کوؤ، لګیا یو۔

مشیر جیلخانہ جات: زه د چیف منسټر مشکور یم۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: یو منټ، زما خبره واؤرئ۔

مشیر جیلخانہ جات: زه دا ریکویسټ کوم چې ځئ نن بهر کښېنود مرکزی حکومت خلاف او د جنوبی اضلاع عوام ته سپیشل ریکویسټ کوم چې دا کوم ظلم د دغه خلقو سره لګیا دے، زه کله هم جی په دا سې اسمبلئ کښې نشم کښېناستے او د مرکزی حکومت خلاف، اګرچې خان عمران خان هر قسم ته کوشش کړے، هغه مونږ ته دا سبق وئیلے دے چې کله ستا سو د قوم خبره وی، آواز اوچتوئ، نو زه په دې باندې۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: یومنټ، یو منټ، کښېنئ تا سو کښېنئ، کښېنئ کښېنئ، تا سو یو منټ کښېنئ۔ آپ بیٹھے خٹک صاحب! قاسم خٹک صاحب! آپ بیٹھیں، اس پر آپ آج اپنا نقطہ نظر دیں، یہ آخر میں ہم اس پر آج تفصیلی بحث کر رہے ہیں، جو آپ کا نقطہ نظر ہو گا، آپ اس پر ضرور کیجئے گا،

ریزولیوشن لارہے ہیں، آپ اس وقت مزید اس کو ایجنڈا سے پہلے مت کریں، ایجنڈا سے پہلے مت کریں اس کو، آپ کو موقع ملے گا۔ ویسے تو میرا خیال ہے کہ۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر!

محترمہ مسند نشین: اورنگزیب نلوٹھا صاحب! آپ کچھ کہنا چاہ رہے ہیں؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی، میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔

محترمہ مسند نشین: ایک منٹ، نہیں پوائنٹ آف آرڈر ہے، اگر آپ اسی کے بارے میں کر رہے ہیں۔ خٹک صاحب! قاسم خٹک صاحب!

(اس مرحلہ پر ملک قاسم خان خٹک، مشیر جیلخانہ جات ایوان سے احتجاجاً واک آؤٹ کر گئے)

محترمہ مسند نشین: مشتاق غنی صاحب! آپ پلیز مہربانی کریں ان کو لیکر آئیں۔ امتیاز شاہد صاحب! آپ اور مشتاق غنی صاحب لیکر آئیں ان کو اور ان کو بتائیں کہ اس پر اپنی تفصیلی بحث کریں آج۔ جی اورنگزیب نلوٹھا صاحب!

سردار اونگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحبہ۔ سپیکر صاحبہ، اس کے اوپر ابھی میرا خیال ہے اجلاس کے بعد بات ہو گی، یہ ایجنڈے پر ہے اور میں ان کو جواب دوں گا، یہ پوائنٹ سکورنگ کر کے اتنے بڑے منصوبے کو خراب کرنے کی جو سازش ہے۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: بالکل صحیح ہے، آپ کو موقع ملے گا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: بہر حال میں جو بات کرنا چاہتا ہوں جی۔ جناب سپیکر صاحبہ! ابھی میں اجلاس کیلئے آرہا تھا تو اسمبلی کے باہر کچھ لوگ احتجاج کر رہے تھے جو دہشتگردی سے متاثرہ بم بلاسٹ جو قصہ خوانی بازار میں ہوا تھا، اس میں بہت سے لوگ باہر کھڑے تھے، انہوں نے پلے کارڈز اٹھا رکھے تھے اور وہ مطالبہ کر رہے تھے کہ انہیں، جو ورلڈ بینک کی طرف سے جو امداد دی گئی تھی، ابھی تک ان متاثرین کو نہیں ملی ہے، اس میں تاخیری حربے استعمال کئے جا رہے ہیں۔ تو وہ یہ کہہ رہے تھے کہ صوبائی حکومت سے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ جو ہمیں اس کی جو امداد تھی، وہ فی الفور ہمیں دی جائے۔ چونکہ وہ ایک دفعہ عدالت میں بھی گئے ہیں اور عدالت نے یہ حکم دیا کہ ساٹھ دنوں کے اندر اندر یہ امداد دی جائے جو ورلڈ بینک کی طرف سے

دی گئی تھی اور اس کے ساتھ کچھ انڈسٹریز کے ملازمین بھی تھے جن کے متعلق کل بخت بیدار صاحب نے بات کی ہے، تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کا یہ جائز مطالبہ ہے اور اس کے اوپر اگر حکومت غور کرے تو ان کا یہ مسئلہ حل کیا جائے، جو فوری طور پر حل طلب ہے۔

محترمہ مسند نشین: تو آپ اس کیلئے، ایجنڈا پر لے آئیں، ان کا نکتہ جو کچھ ہے، آپ نے ان کا پوائنٹ تو پہنچا دیا، ریکارڈ کا حصہ بن گیا لیکن If you have, you think that something has to be done for it, تو Bring it on the Agenda، اس کو بزنس پر لے آئیں تاکہ ہم اس کے مطابق آگے موو کریں، ٹھیک ہے۔ جی، اورنگزیب نلوٹھا صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم! یہ عدالت میں بھی گئے ہیں لوگ اور عدالت نے بھی 60 دنوں کے اندر اندر ان لوگوں کو وہ امدادی جو چیکس ہیں، وہ دینے کا فیصلہ کیا ہے اور حکومت کو پابند کرایا ہے۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: حکومت کے نوٹس میں لائیں۔ منسٹر فنانس!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اب اگر ان کی امداد نہ کی گئی تو محکمہ۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: جناب مظفر سید صاحب! مسٹر مظفر سید۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحبہ! یہ موبائل کے اوپر آپ پابندی لگائیں کہ منسٹرز صاحبان، جب اتنی اہم بات کی جارہی ہو۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: آپ نے ان کا نقطہ نظر سنا ہے، مظفر سید صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: وہ موبائل کے اوپر۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: نہیں نہیں، آپ نے ان کا سنا ہے ایک تو Mobile phone is not allowed in the House please. If honourable Minister dose it بہت بری بات ہے۔ دوسرا یہ کہ آپ نے ان کا نقطہ نظر سنا ہے؟

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): ملک قاسم صاحب نے جو بات اٹھائی ہے اور پھر۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر مشیر جیلخانہ جات ایوان میں واک آؤٹ ختم کرکے ایوان میں تشریف لے آئے)

(تالیاں)

وزیر خزانہ: نلوٹھاصاحب نے جو بات کی اور پھر ہمارے شاہ صاحب جو بات کر رہے ہیں، میں سن رہا ہوں، ان شاءاللہ اس کو Follow کر رہا ہوں۔

محترمہ مسند نشین: انہوں نے جو نقطہ نظر، باہر جو لوگ کھڑے ہیں، پراونشل گورنمنٹ، اس کے حوالے سے میں پوچھ رہی ہوں آپ اورنگزیب نلوٹھا صاحب! منسٹر صاحب کیلئے ذرا Repeat کر دیں دوبارہ۔ اورنگزیب نلوٹھا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! جناب سپیکر صاحب، بہت افسوس کی بات ہے کہ منسٹرز صاحبان، میں ان کے اوپر تنقید نہیں کرتا لیکن جب بھی کوئسچنز ہم لاتے ہیں تو متعلقہ منسٹر نہیں ہوتا ہے، اسمبلی میں نہیں آتے اور جب ہم بات کر رہے ہوتے ہیں تو موبائل کے اوپر منسٹر صاحب جو اسمبلی کے اندر میرے۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: یہ آپ کے ایجنڈے پر نہیں ہے، یہ میں آپ کو Special allow کر رہی ہوں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میرے خیال کے مطابق یہ بالکل غیر مناسب ہے اور سپیکر صاحبہ! اس پر پابندی لگائیے۔

محترمہ مسند نشین: وہ میرا کام ہے، میں نے ان کو بتا دیا ہے، آپ اپنا نقطہ نظر بیان کریں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اسمبلی کے باہر بہت سے لوگ احتجاج کیلئے کھڑے تھے اور میں جب آ رہا تھا تو مجھے انہوں نے مسئلہ بتایا اور دوسرے ممبران اسمبلی کو بھی کہ جو دہشتگردی سے ہمارے صوبے کے اندر جو لوگ متاثر ہوئے ہیں، بالخصوص قصہ خوانی کے بازار میں جو واقعہ ہوا تھا، بم بلاسٹ ہوا تھا، اس میں جو ورلڈ بینک نے متاثرین کیلئے امداد دی تھی، انہیں ابھی تک نہیں ملی ہے، وہ لوگ عدالت میں بھی گئے ہیں، 60 دنوں کے اندر اندر عدالت نے انہیں جو امداد دینے کا پابند کیا ہے گورنمنٹ کو، اور اب تک ان کی مدد کیوں نہیں کی گئی ہے اور حیلے بہانے تراشے جا رہے ہیں اور ان لوگوں کا جو حق ہے، انہیں کیوں نہیں دیا جا رہا ہے؟

محترمہ مسند نشین: مظفر سید صاحب، آنریبل منسٹر فنانس۔

جناب جعفر شاہ: جی، پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ مسند نشین: اچھا جی، جعفر شاہ صاحب!

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، میڈم سپیکر۔ اس میں یہ ہے کہ I want to make it a bit clear، اس پر کل بھی بات ہوئی تھی، بخت بیدار صاحب کا کوسچن آیا تھا، اس پر کافی ڈسکشن ہوئی۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی 2010 کے سیلاب میں ان کے بزنس، چھوٹے بزنس، ہوٹل، دکان، یہ چیزیں بہہ گئی تھیں تو وہ لوگ آج آئے ہیں اور Protest کر رہے ہیں کیونکہ اس میں ان کی کچھ گڑ بڑ ہوئی تھی تو وہ نیب میں چلا گیا، پھر ہائی کورٹ نے ان کے حق میں فیصلہ دیا۔ کل اس پر بات ہوئی تھی اور کل حکومت نے یہ Decide کیا کہ کمیٹی بنے گی اور منسٹر صاحب اس کمیٹی کی میٹنگ دو تین دن میں بلا کر اس مسئلے کو حل کریں گے تاکہ ان لوگوں کو Payments ہو جائیں۔ تو میری گزارش یہ ہو گی کہ منسٹر صاحب ابھی اس چیز پر Immediately کیونکہ وہ بیچارے لوگ زیادہ تر تو میرے حلقے کے ہیں اپر سوات کے، وہ آئے ہیں اور باہر کھڑے ہیں اس دھوپ میں کہ ان کیلئے ایک دو دن میں یہ مسئلہ حل کریں تاکہ ان کو Payment شروع ہو جائے کیونکہ 600 سے Above لوگوں کو Payment ہو چکی ہے، Three hundred, two hundred fifty eight جو Applications approved ہیں، وہ لوگ آئے ہیں جن کی Approval ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ 300 تک ایسی Applications ہیں جنہوں نے درخواستیں دی ہیں لیکن ان کی Feasibility نہیں ہو چکی ہے تو ان کی Feasibility کی جائے اور جو 258 لوگ ہیں، ان کی Payment جلد از جلد شروع کی جائے، That's the clearance اور کل چیئر سے یہ رولنگ آئی تھی کہ The committee will be constituted, it will be referred to the Standing Committee on Industries اور وہ یہ فیصلہ کرے گی تو جلد از جلد اس کی میٹنگ بلائی جائے۔

محترمہ مسند نشین: ٹھیک ہے، Matter has been already referred to the Standing Committee on Industries اور وہ یہ Takeup کریں گے۔ بخت بیدار صاحب، بخت بیدار خان۔

جناب بخت بیدار: ډیره مهربانی، بی بی۔ دیکبنې زه بهر دغه کسانو سره هم ملاؤ شوم خو د هغې نه مخکبنې انډسټریز سیکرټری سره ملاؤ شوم، انډسټریز

سیکرټری دا وائی چې ټهیک ده دا کیس مخکښې د نیب سره وو، اوس دا کیس نیب والا اولیږلو احتساب ته، مونږه ځان په جهنجټ کښېAlready سیکرټریان صاحبان ټول یریدلی بیوروکریټ، ګناه شته نه، بې ګناه کسان نیسی احتساب، او هغوی دا وائی چې مونږه پوټے دستخط نشو کولے او ټول فائلونه د هر سیکرټری په میز باندې دوچند درې چند پراته دی۔ زما دا خیال دے چې تیر ځل اے ډی پی چالیس پرسنټ خرچ شوې وه، بیا Sixty percent خرچ شوه خو دا ځل زما یقین نه کیږی چې بیس پرسنټ خرچ شی۔

(تالیاں)

محترمہ مسند نشین: دا بخت بیدار خان! Relevant point نه-----

جناب بخت بیدار: یو منټ جی۔

محترمہ مسند نشین: نه نه، Irrelevant خبرې مه کوئ، Relevant point هغه Take کړه And we will up-----

جناب بخت بیدار: زه دا وایم چې دا بهر چې کوم کسان ولاړ دی یا د جعفر شاه د ضلعې دی یا زما د ضلعې دی یا مثال که د پیښور دوکانداران دی، دوئ یا دهشتګردو کښې بم بلاسټ کښې ئے تاوان شوے دے یا مثال په سوات کښې ئے دهشتګردو نور تاوان کړے دے یا سیلاب راغلے دے، Already زه د دې ډیپارټمنټ انډسټریز منسټر پاتې شوے یم، فاټا، چې کوم ورلډ بینک پیسې رالیږلې وې، فاټا ګورنر خپلې پیسې تقیسم کړې دی، زمونږ د دې صوبې پیسې پاتې دی، د دې میاشتېEnd ورلډ بینک ورکړے دے چې که دا پیسې تاسو تقسیم نکړې، مونږ درنه دا پیسې واپس اخلو۔

محترمہ مسند نشین: تهینک یو۔ منعم خان! ستاسو ډیپارټمنټ سره تعلق This issue pertains to your Department, Munim Khan۔مائیک آن کریں منیم خان صاحب کا۔

جناب عبدالمنعم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه میډم، داسې خبره ده چې یره بالکل پرون د دې بخت بیدار صاحب سوال وو او لږ لاره کښې ګاډے د چا خراب شوے وو، روډ بلاک وو چارسده کښې، زه لږ لیټ

شوے وومه خو بهرحال چې بیا راغلم، ځان مې په سوال جواب پوهه کړو نو هغې کبنې زما نن سیکرټری سره هم خبره شوې ده، ERKF والا مې هم راغوبنتلی وو، SMEDA مې هم راغوبنتلې ده، بلکه دا بهر خلق چې ولاړ دی، د دوئ سره هم زما خبره شوې ده، نن سبا به تاسو اخبار کبنې، ان شاء الله پریس والا هم وو، زه کوشش کوم چې زر تر زره دا پیسې دې متاثره خلقو ته ملاؤ شی، بلکه دا پرون داسې شوې ده، ما ورته دا اخبار کبنې چې21 کروړ روپئی دی، مونږ سره 41 کروړ بقایا دی او 40 کروړ روپئی مونږ ورکړې دی خو دیکبنې څه کسان داسې دی چې هغوی هغه پیسې'پراپر' نه دی لګولی، مثال مونږ کور ته ورکړی دی کور ئے خراب شوے دے، هغه پرې دکان کړے دے یا یو سړی ته مونږ ورکړی دی چې ستا دکان خراب شوے دے، هغه پرې ګاډے اخستے دے، څه کیسونو کبنې داسې ګډے وډے شته۔۔۔۔

(شور)

<u>Madam Chairperson:</u> Order in the House.

<u>*معاون خصوصی برائے صنعت وحرفت:*</u> چې هغې کبنې مونږه ان شاء الله چې کوم کلین خلق دے، هغوی ته مونږ ډیر زر به د دې Extension نه مخکبنې مخکبنې هغوی ته مونږ پیسې به ورکوؤ خو چې کوم کلیئر وی، که نیب کبنې وو نو هغوی سره یو کال دوه میاشتې زمونږه هغه فائلونه پاتې وو، الحمد لله هیچا سره Financially کرپشن نه دے شوے خو انټرنل څه مسئله ده، بهرحال هغه د فورم خبره نه ده، زه ان شاء الله هغه حل کومه او زه خدائے نه امید، تاسو چې کومه خبره پرون دې اسمبلئ کبنې شوې ده، زه هغه Follow up به کومه۔ خدائے پاک ما له۔۔۔۔

<u>*محترمہ مسند نشین:*</u> نه تاسو Are you aware that there is a deadline، ورلډ بینک څه ډیډلائن مقرر کړے دے؟

<u>*معاون خصوصی برائے صنعت وحرفت:*</u> هغوی چې مونږ ته Extension راکړے وو، دا 30 جون 2015 کبنې ختمیدو نو هغوی مونږ ته 31 اکتوبره پورې ټائم راکړے دے جی۔

محترمہ مسند نشین: هغه ډیډلائن ډیپارټمنټ Meet کولے شی، د هغې نه مخکښې دا مسئله حل کیدے شی؟

معاون خصوصی برائے صنعت وحرفت: جی مونږه کوشش کوؤ جی، دا مطلب دے چې هغوی هغه نیب والا ټول احتساب کمیشن ته اولیږل، ما نن هغوی ته هم لیټر کړے دے، سی ایم صاحب ته مې هم کړے دے چې یره کوم کسان مطلب دے ګنده دی، هغوی ته مه ورکوئ، چې کوم کلین دی، مونږ سره خو ډیر خلق دغه دے، هغه کلین ته به مونږ ان شاء اللّٰه پیسې ورکوؤ چې کوم مطلب دے یا کرپشن وی یا مطلب دے هغوی باندې څه الزام دے، هغوی ته نه، او ان شاء اللّٰه دا پیسې به مونږ تقسیموؤ کلین خلقو ته چې کوم صاف خلق دے، هغوی ته به مونږ ورکوؤ جی۔

محترمہ مسند نشین: دا به څوک Determine کوی چې دا کلین دے او دا۔۔۔۔۔

معاون خصوصی برائے صنعت وحرفت: دا جی هغوی کړی دی Already۔

محترمہ مسند نشین: Already۔۔۔۔۔

معاون خصوصی برائے صنعت وحرفت: 157 فائلونه دی، 157 کښې ان شاء اللّٰه کافی کلیئر دی، ډیر لږ پکښې ګډ وډ دی۔

جناب بخت بیدار: یو منټ ما له را کړئ۔

محترمہ مسند نشین: بخت بیدار خان!

جناب بخت بیدار: یو منټ ما له را کړئ۔

محترمہ مسند نشین: بخت بیدار خان! بخت بیدار خان! دا پوائنټ آف آرډر دے، دا زه ډیبیټ بالکل نه شروع کوم، ډیپارټمنټ خپل طرف نه ایشورنس ورکړے دے You can take up the matter with him، تاسو ورسره ملاؤ شئ۔

جناب بخت بیدار: یو منټ، یو سیکنډ ما له را کړئ۔

محترمہ مسند نشین: بخت بیدار خان! اوکے، بخت بیدار خان مائیک۔۔۔۔۔

جناب بخت بیدار: دې ایډوائزر صاحب د نن نه څلور میاشتې مخکښې ما له شل ورځې ټائم راکړے وو چې په شل ورځو کښې به زه Payment کوم۔ څلور میاشتې تیرې شوې، دوئ د ما له جواب راکړی چې هغه ټائم کښې څه وو، اوس خو د ده خلاف چې زه تحریک استحقاق د دې ایوان راوړم، هغه به ټهیک ټهاک وی۔

محترمہ مسند نشین: چلو هغه هغه ته پخپله پته ده۔

جناب بخت بیدار: ما له ئے مخکښې هم ایشورنس راکړے وو۔

معاون خصوصی برائے صنعت وحرفت: میډم! یو منټ۔

محترمہ مسند نشین: جی منعم خان!

معاون خصوصی برائے صنعت وحرفت: دوئ صرف جی د اسمبلئ خبره کوی خو بهر ځان نه خبروی، د هغې نه وروستو ما جی په سوات کښې په هوټل کښې ډیر لوئے پروګرام شوے وو، ټولې محکمې تلې وې چې کوم کلین خلق وو، هغوی ته مونږ ورکړی دی، 41 چیکونه، ما دوئ ته 20 ورځې ښودلې وې، 15 ورځې بعد ما ورکړی دی خو داسې نه ده چې ټولې یوسم چکدره کښې به ورکوم چې د چا حق وی هغوی ته به ورکوم ان شاء اللہ۔ د هغې نه وروستو ما جی په ریکارډ نن دا ما 41 چیکونه ورکړی دی او په اخبار، فضل حکیم مې راغوښتلے وو، د سوات خبره وه، محمود خان ته مې سوال جواب کړی وو، نادیه شیر ناسته ده جی، ټولو ته مې وئیل ستاسو ضلع کښې پیسې ورکوم او مطلب دا دے ټول د سوات ممبران مې خبر کړی وو خو صرف فضل حکیم راغلے وو، نور څوک نه وو راغلی۔ جی ما پیسې ورکړې دی، بخت بیدار خان! او بیا هم ان شاء اللہ تابعدار یو۔

محترمہ مسند نشین: ٹھیک ہے،اوکے۔

جناب بخت بیدار: دا جعفر شاه د سوات دے او زه د دیر یمه، دا دریائے سوات په ما راغلے دے۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: بخت بیدار خان! دا پلیز تاسو، منعم خان! تاسو د بخت بیدار خان پوائنټس پلیز نوټ کړئ او هغه ته اطمینان ورکړئ چې د دې، او دا مونږ ستاسو

ایشورنس نوټ کړے دے، کوشش کوئ چې دا پیسې Lapse نشي او حقدارانو ته دا حق ملاؤ شي۔ تھینک یو، ډیره مهرباني۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Madam Chairperson: Agenda Item No. 07, 'Call Attention Notices': call attention notice, Madam Aamna Sardar, MPA, to please move her call attention notice No. 493, in the House. Madam Aamna Sardar, please.

محترمہ آمنہ سردار: تھینک یو، میڈم سپیکر۔ پشاور کے تدریسی ہسپتالوں میں نیورالوجی وارڈ موجود نہیں، مریضوں کومشکلات، حکومت کی جانب سے خیبر پختونخوامیں صحت اور تعلیمی ایمر جنسی کواولین ترجیح دینے کے وعدے تاحال ایفا نہیں ہو سکے۔ خیبر پختونخوا حکومت ڈیڑھ سال بعد بھی پشاور کے بڑے تدریسی ہسپتالوں کی حالت زار میں بہتری لانے میں ناکام رہی ہے۔ پشاور کے بڑے تدریسی ہسپتالوں میں لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں صرف نیورالوجی وارڈ قائم ہے جو کہ صرف 28 بیڈز پر مشتمل ہے جبکہ خیبر ٹیچنگ ہسپتال اور حیات آباد میڈیکل کمپلیکس میں نیورالوجی وارڈ تاحال نہیں قائم کیے جاسکے جس سے فالج اور نیورو کے شکار مریضوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ صوبائی حکومت کی جانب سے خیبر پختونخوامیں صحت اور تعلیمی ایمر جنسی کو اولین ترجیح دینے کے وعدے تو سامنے آئے ہیں لیکن تاحال کسی قسم کے ٹھوس اقدامات نہیں اٹھائے گئے۔ دوسری جانب لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں قائم نیورالوجی وارڈ میں، جو کہ صرف 28 بیڈز پر مشتمل ہے، نیورو کے امراض کے شکار غریب مریضوں کی کثیر تعداد وارڈ کے باہر پڑی رہتی ہے جس پر محکمہ صحت سمیت ہسپتال انتظامیہ نے بھی تاحال کوئی ٹھوس اقدامات نہیں اٹھائے۔

میڈم سپیکر! میں نے، یہ جو کال اٹینشن ہے، تقریباً ایک سال پہلے جمع کرایا تھا جبھی اس میں ڈیڑھ سال کا عرصہ Mention کیا ہوا ہے۔ اب تقریباً ڈھائی سال ہونے کو ہے Still اس پر کوئی ایکشن نہیں لیا گیا۔ میری کل بات ہوئی ہے خیبر ٹیچنگ ہاسپٹل میں بھی ڈاکٹرز کے ساتھ اور حیات آباد میڈیکل کمپلیکس کے ڈاکٹرز کے ساتھ بھی، تاحال وہاں پہ نیورالوجی وارڈ موجود نہیں ہے۔ ہوتا یوں ہے میڈم سپیکر! کہ اس قسم کے مریضوں کو جب ایمر جنسی میں لایا جاتا ہے تو پھر ان کو جنرل وارڈ میں شفٹ کر دیا جاتا ہے اور دونوں ہاسپٹلز میں جنرل وارڈ پانچ پانچ موجود ہیں اور ان کے جو سینیئر پروفیسرز ہوتے ہیں، یہ پوسٹ موجود ہوتی

ہے، ایڈورٹائز نہیں ہو رہی ہوتی، تو جنرل وارڈ کے جو پروفیسرز ہوتے ہیں، ان کی کوشش ہوتی ہے کہ یہ ایڈورٹائز نہ ہوتا کہ ان کا وہ چلتا رہے وارڈ اور باقی نیورالوجی وارڈ، تو وہ مریض جو کہ Rehabilitation جن کو چاہیئے ہوتی ہے، جو نیورالوجی کے پراسیس سے، جو سرجری کے پراسیس سے گزرے ہوتے ہیں، ان کیلئے یہ بہت ضروری ہے کہ ان کو Rehabilitation کیلئے کم از کم پانچ سے سات دن تک ہاسپٹل کے اس وارڈ میں رکھا جائے۔ تو یہ میری ریکویسٹ ہو گی اور میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ کیا یہ نیورالوجی وارڈ جو ہے یا جو نیورالوجسٹس ہیں، ان کی پوسٹ ایڈورٹائز ہی نہیں ہو رہی یا یہ پوسٹ 'ایگزیسٹ' ہی نہیں کر رہی، اگر نہیں کر رہی تو کیا وجہ ہے کہ کیوں نہیں کر رہی ہے اور ایک اور چیز کہ جو PGMI سے میرا اس فورم پہ سوال ہے کہ وہ کیوں نہیں ان ٹریننگز کو کنڈکٹ کر رہے؟ نیورالوجی کی ٹریننگز کو وہ کیوں کنڈکٹ نہیں کر رہے؟ یہ بہت ضروری ہے اور میں چاہوں گی، اس فورم پر آپ سے گزارش ہو گی کہ اس کے اوپر ضرور توجہ دی جائے۔ بہت شکریہ۔

محترمہ مسند نشین: بہت شکریہ۔ لاء منسٹر صاحب! آپ کر رہے ہیں؟

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): میڈم سپیکر! چونکہ یہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے Related توجہ دلاؤ نوٹس ہے اور ہمارے ہیلتھ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں، تاہم میں مہر تاج، ڈاکٹر مہر تاج روغانی صاحبہ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ اس بارے میں Reply کریں 'پراپر'۔

محترمہ مسند نشین: ڈاکٹر مہر تاج روغانی! میڈم مہر تاج، میڈم مہر تاج روغانی صاحبہ!

محترمہ مہر تاج روغانی (معاون خصوصی برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں): جناب سپیکر! کوسچن Valid ہے، اچھا کوسچن کیا ہے کہ نیورو I think کہ آپ کا مطلب نیورو فزیشن سے ہے Not from Neuro Surgen، اگر نیورو فزیشن سے ہے تو You are right کہ 28 بیڈز ہیں، 12 میل کے اینڈ 12 فیمیل کے، لیکن اس کے ساتھ ہی میں یہ کہوں گی کہ آپ نے کہا کہ آپ نے کوسچن ایک سال پہلے پوچھا تھا تو گورنمنٹ نے کیا کیا ہے؟ تو گورنمنٹ نے یہ کیا ہے کہ نیورالوجی مریض Acute paralysis and meningitis کے علاج کی سہولت حیات آباد میڈیکل کمپلیکس اینڈ لیڈی ریڈنگ ہاسپٹل کے میڈیکل یونٹس میں فراہم کی جاتی ہے۔ یہ ہے کہ اس کے بعد ہم نے 2014 اینڈ 2015 میں Establishment of Khyber Institute of Neuro Sciences, which is

اس کے قیام کیلئےknown as KINAR, this is a clinical research as well and 706.809 ملین روپے مختص کردیئے گئے ہیں۔ مذکورہ سکیم کا PC-II مالیتی 20.145 ملین کی منظوری پی ڈی ڈبلیو پی سے بھی ہوچکی ہے۔ اس کے علاوہ جو ہے محکمہ خزانہ نے اس مد میں مورخہ 02-10-2014 کو پانچ ملین روپے کا یہ جو ہےFunds like has been given۔ ابتدائی طور پر مذکورہ سکیم کیلئے پشاور میں رنگ روڈ کے مقام پر 21 کنال کی اراضی منتخب کی گئی تھی لیکن اب یہ جو ہے مردان میں بمقام باچاخان میڈیکل کمپلیکس 40 کنال اراضی کی منظوری دی جاچکی ہے اور پروفیسر ڈاکٹر ممتاز Head of the Neurosurgery department will be the sort of you know Project Director۔ یہ کہنے کے علاوہ، یہ تو گورنمنٹ سے دیا گیا ہے، میں اپنے Experience سے آپ کو بتاؤں کہ I think Madam Speaker! اگر یہ کوسچن کوئی اپوزیشن ممبر یا ٹریژری بنچز والے نیوروسرجری کیلئے لاتے تو میں زیادہ خوش ہوتی، کیوں؟ کیونکہ آج کل ٹریفک ایکسیڈنٹس، ٹراماٹالوجی اتنی Increase ہوئی ہے Because of the heavy traffic، نمبر ون۔ نمبر ٹو سکوٹرز اتنے عام ہوگئے ہیں، میں تو Honestly سکوٹر کو خودکش کہتی ہوں، بیچارے گر جاتے ہیں Straightaway head injury, and they die، تو یہ تو یہ کر رہی ہیں نیوروفزیشن کیلئے، لیکن اگر میرے ہاتھ میں ہو، میں پہلے نیوروسرجری کا وارڈ جو ہے تو وہ کے ٹی ایچ میں بناؤں گی کیونکہ وہ بھی صرف ایل آر ایچ میں ہے اور ایچ ایم سی میں ہے، Anyway, your question is valid and the Government is working on that.

محترمہ مسند نشین: جی، میڈم آمنہ سردار!

محترمہ آمنہ سردار: شکریہ، میڈم۔ آپ نے بہت تفصیل سے جواب دیا۔ میڈم! بہت اچھی بات ہے، اگر آپ یہ دیکھیں، اس میں لکھا ہوا ہے کہ نیورالوجی وارڈ اس میں یہ Mention نہیں کیا گیا کہ نیوروسرجن کی بات ہو رہی ہے، نیورالوجی وارڈ کی بات ہو رہی ہے اور یہ خبر میں نے اخبار کی خبر سے اٹھائی تھی Basically، پھر اس پہ تحقیق کی، اس کے بعد میں نے اپنا میٹریل جمع کیا، میں نے معلومات حاصل کیں، اس کے بعد میں اس کو یہاں فلور پہ لے کر آئی ہوں اور ابھی آپ نے مجھے جو جتنی بھی Details provide کی ہیں، وہ پیپر پہ تو موجود ہیں لیکن Practically ground reality کوئی ابھی سامنے

نہیں آئی ہوئی ہے۔ میرے جو ڈاکٹرز، Existing Doctors ہیں، جو کام کر رہے ہیں وہاں پہ، ان سے میری کل رات کو بات ہوئی ہے، انہوں نے کہا ہے جی تاحال ابھی تک اس پر کوئی بھی نہیں ہے، وہ جو 28 بیڈز پر مشتمل ایک نیورالوجی وارڈ جو لیڈی ریڈنگ میں ہے، اس کا حال آپ سب لوگ جانتے ہیں، اگر آپ لوگ جاکے دیکھیں تو ان کے مریض باہر برآمدوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ تو بہت اچھی بات ہے جو آپ نے اتنی ساری ڈیٹیلز مجھے بتائی ہیں، اگر یہ سارا کچھ ہو جاتا ہے، وہ لمبی پلاننگ کی بات ہے، کب ہوتا ہے لیکن بہرحال اس کا شکریہ آپ کا لیکن یہ نیورالوجی وارڈ کی بات ہو رہی ہے، اس میں صرف نیوروسرجن یا نیوروفزیشن کی بات نہیں ہو رہی ہے جی۔ Thank you so much۔

محترمہ مسند نشین: لاء منسٹر صاحب۔ اچھا میڈم! ہیلتھ منسٹر کیوں نہیں آسکے اپنا اس کا جواب دینے آج؟

Ms: Mehr Taj Roghani (Special Assitant for Social Welfare): For an official meeting or something Law Minister will now-----

Madam Chairperson: But he has not informed the House.

ان کی کوئی ہمیں اطلاع نہیں آئی ہے؟

Special Assitant for Social Welfare: This is his job, not my job.

محترمہ مسند نشین: وہ اسلئے کہ میں آپ کی مدد کیلئے کہہ رہی ہوں کیونکہ آپ کو بہت سے Facts and figures کا نہیں پتہ، You are answering on his behalf، اب پتہ نہیں ڈیپارٹمنٹ نے آپ کو اس کے بارے میں دیا ہے۔ اگر یہ حیات آباد ٹیچنگ، حیات آباد میڈیکل کمپلیکس اور خیبر ٹیچنگ ہاسپٹل میں نیورالوجی وارڈز نہیں ہیں تو وہاں پہ یہ Patients کہاں جاتے ہیں، کیسے، کس جگہ پہ، کن وارڈز میں ان کو Treat کیا جاتا ہیں؟

معاون خصوصی برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: گورنمنٹ کا قانون چاہے یہاں ہے Even باہر کے ملکوں میں جائیں، جو نیورو کے کیسز ہوتے ہیں Usually, usually they are treated in the medical wards because they are not surgery. Even in a medical ward you can treat a patient of CVA, جسے کہتے ہیں Paralysis، جو آمنہ نے اس میں Mention بھی کیا ہے، وہ ہر جگہ پہ میڈیکل وارڈز میں Treat کئے جاتے ہیں جو کہ ہمارے ہاں بھی میڈیکل وارڈز میں Treat کئے جارہے ہیں۔ بات بالکل ٹھیک ہے، Population boom ہو رہی ہے،

پاپولیشن کیلئے یہ ہسپتال بہت کم ہیں، لوگ کہتے ہیں کہ آر ایم آئی کیوں بنا ہے، لوگ کہتے ہیں کہ نارتھ ویسٹ کیوں؟ میں کہتی ہوں خدا کرے دس ایسے ہسپتال بنیں کیونکہ جو پاپولیشن بڑھ رہی ہے، وہ گورنمنٹ نہیں Cater کر سکتی۔ Thank you very much۔

محترمہ مسند نشین: آپ اس پہ، اورنگزیب نلوٹھا صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحبہ! تمام ممبران اسمبلی صوبے کے عوام کے مسائل اس ہاؤس میں لاتے ہیں لیکن انتہائی افسوس کی بات ہے کہ Concerned Minister نہیں ہوتا ہے، تو ہماری وہ ساری محنت اور جو مسائل ہم لاتے ہیں، اس کے اوپر ٹال مٹول کر کے ایک منسٹر دوسرے کی طرف سے، دوسرا دوسرے کی طرف سے جواب دیتا ہے، تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس حالت میں اپوزیشن کا اس ہاؤس میں بیٹھنا بالکل فضول ہے، ہم واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

محترمہ مسند نشین: اصل میں آپ کو یہ بتاؤں کہ یہ Collective responsibility ہوتی ہے کیبنٹ کی، It is not the Minister، یہ Collective responsibility ہے، صرف ہمارے لئے Administratively، مشتاق غنی صاحب! عنایت اللہ خان! اپوزیشن کو لے کر آئیں، مہربانی کریں۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ مسند نشین: میرے خیال میں اندر جانے سے ان کو بچائیں، جلدی لیکر آئیں لیکن ایک بات یہ ہے کہ Any Minister، ابھی عنایت اللہ خان نے آج وہاں پہ لوکل گورنمنٹ میں ان کی ٹریننگ چل رہی ہے ناظموں کی، لیکن He is himself rang up، انہوں نے خود بتایا ہے کہ میں اتنی دیر لیٹ ہوں گا کیونکہ اسمبلی اجلاس شروع ہو گیا ہے تو This is sign of responsible Minister (تالیاں) اور ایسا ہی ہونا چاہیئے، اطلاع دینی چاہیئے۔ مشتاق غنی صاحب! مشتاق غنی صاحب، یہ مائیک، کون اوپر بیٹھا ہوا ہے؟

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): میں یہ درخواست کر رہا ہوں کہ یہ Cabinet collectively responsible ہوتی ہے اور ان کے کوسچن کا ڈاکٹر صاحبہ نے ان کو بڑا تفصیل سے جواب دے دیا اور ان کو معلوم ہے کہ اس پیریڈ کے اندر BoGs بنے ہیں، ہیلتھ ریفارمز آئی ہیں، بہت ساری چیزیں ایسی ہو رہی ہیں، اٹانومی دی گئی ہاسپٹلز کو، اور یہ اسلئے سارا کچھ کیا گیا ہے کہ Government is failed to do all these things۔ کیوں Autonomous کیا گیا ہے ہاسپٹلز کو؟ So that کہ وہاں پہ یہ جو جو کمیاں ہیں ہسپتالوں کے اندر، کوئی ڈاکٹرز کی Shortage ہے، کوئی پیرامیڈیکس کی Shortage ہے یا کسی اور چیز کی Shortage ہے، تو یہ BoGs بنانا تاکہ فائل وہاں سے چلے، تو اس سارے سلسلے کو ختم کر کے Localized کر دیا گیا ہے، اس ہاسپٹلز کی بلڈنگ کے اندر تک محدود کر دیا گیا ہے تاکہ جو بھی کام ہے، وہ Immediately decision کریں اور اس پہ عمل کریں۔ تو بہر کیف ہم جاتے ہیں اپنے دوستوں کو منانے کیلئے، لیکن Answer ان کو ٹھیک دے دیا گیا تھا۔

محترمہ مسند نشین: دیکھیں، آپ بالکل صحیح کہہ رہے ہیں اور اس میں ہم ان کو Benefit of doubt دیتے ہیں۔ آپ Collectively responsible ہیں Provided you get all the prevalent information، آپ اس وقت، اس وقت آپ تشریف رکھیں، تشریف رکھیں۔ (مداخلت) آپ ایک منٹ بیٹھیں، میں آپ کو بتاتی ہوں۔ بنیادی طور پہ آپ کے پاس اگر یہ کسی کے پاس جواب ہے کہ خیبر ٹیچنگ ہاسپٹل میں یا حیات آباد میڈیکل کمپلیکس میں نیورالوجی وارڈ کیوں نہیں ہے۔ میڈم نے جواب دیا، She said۔ اب آخر میں یا بحث کرنے پہ کہ وہاں پہ میڈیکل آئی سی یوز ہیں، میڈیکل وارڈز ہیں اور عموماً CVA patients یا Paralysis ان میں چلتے ہیں، وہ بھی ٹھیک ہے لیکن اصل چیز ہے کہ پھر بھی ایک کوسچن ہوتا ہے کہ نیورالوجی وارڈز کیوں نہیں ہو سکے جبکہ آپ کے پاس لیڈی ریڈنگ میں 28 بیڈز کا وارڈ ہے، اب یہ چیز Specific information ہیں، اگر آپ Collectively ہوں بھی Responsible، آپ کا اپنا فیلڈ ہے، تو اسلئے اگر فرض کریں کوئی منسٹر نہیں آتا، میں ہاؤس کے بزنس کے حوالے سے بات کر رہی ہوں، بورڈ آف گورنرز کا بھی پتہ ہے But we can't call the member of the board of Governors کہ وہ اسمبلی کے سامنے جواب

دیں، ان کو یا تو بہت ڈیٹیل سے بریف کرنا چاہیئے، انہوں نے لاء منسٹر کو فائل پکڑا دی اور یہ لاء منسٹر نے، چونکہ میڈم کا اپنا Relevant field ہے، He requested her، وہ آئے تو اس پوائنٹ سے ہمیں اطلاع نہیں آئی ان کی، یہاں پر اگر کوئی منسٹر نہیں آرہا تو اسمبلی سیکرٹریٹ کو اطلاع دینا Must ہے اور یہ میں نے مثال ابھی سینیئر منسٹر صاحب کی دی کہ ان کو تھوڑی دیر تھی، آدھا گھنٹہ لیٹ آنا تھا But he saw to it اور انہوں نے اس کو فون کرکے بتایا کہ میں اتنی دیر میں پہنچوں گا۔ اپوزیشن کیلئے مہربانی کریں جا کے لیکر آئیں، اس ہاؤس کی Beauty ہے اپوزیشن اور یہ حکومتی وزراء کی ڈیوٹی ہے کہ وہ ان کو لیکر آئیں۔ ساتھ ہم اگلے ایجنڈے کی طرف چلتے ہیں، ایجنڈا آئٹم نمبر 07۔ کال اٹینشن ہے:

Mr. Muhammad Arif Khan, MPA, to please move his call attention notice No. 630, in the House. Mr. Muhammad Arif, please.

جناب محمد عارف: تھینک یو، میڈم سپیکر۔ مشتاق غنی صاحب جی نشته، Concerned Minister نو زه وایم که لږ هغوی ته Wait او کړو۔

محترمہ مسند نشین: امتیاز شاہد صاحب! آپ تکلیف کریں، آپ جائیں مشتاق غنی صاحب کی جگہ پہ ادھر اور ان کو بھجوادیں ہاؤس میں، کیونکہ ان کا ایجنڈا آئٹم ہے اور اب آپ نے Being a Law Minster and special representative of the Chief Minister ان کو لیکر آئیں۔ یہ لے لیتے ہیں۔ ہمارے پاس ٹائم نہیں، اتنی دیر میں میں (جناب محمد عارف سے) آپ بیٹھ جائیں، آپ تشریف رکھیں۔ میں فضل الٰہی صاحب کو Allow کروں کہ وہ اپنا پوائنٹ آف آرڈر بیان کر لیں۔ فضل الٰہی خان، فضل الٰہی صاحب! آپ کو اپنی کرسی نہیں مل رہی؟

جناب فضل الٰہی (پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات): شکریہ میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ حرم شریف میں منٰی میں جو واقعہ ہوا ہے، اس میں ہمارے خیبر پختونخوا کے کافی حجاج کرام صاحبان لاپتہ ہیں اور اس میں جب ہم اخبار اٹھا کے دیکھتے ہیں تو اس میں مرکزی حکومت کی طرف سے عجیب و غریب قسم کے بیانات سامنے آتے ہیں۔ کبھی اس میں وہ میڈیا پہ کہتے ہیں کہ ہم نے جو متاثرین ہیں، ان سے رابطہ کیا ہے، جو لواحقین ہیں، ان سے رابطہ کیا ہے لیکن بہت افسوس کے ساتھ کہ یہ ساری جو باتیں ہیں، یہ جھوٹ پر مبنی ہیں۔ میں درخواست کرتا ہوں آپ کی

وساطت سے کہ برائے کرم اس میں کمیٹی خیبر پختونخوا حکومت کی طرف سے بنائی جائے اور اس میں جو بھی غمزدہ خاندان ہیں، ان کا جو مسئلہ ہے، وہ اخلاص سے اور اچھے طریقے سے کرکے، تاکہ جو غمزدہ خاندان ہیں، ان کے ساتھ انصاف کیا جائے اور ان کو کم از کم اتنا معلوم ہو سکے کہ آیا ان کے جو حجاج کرام صاحبان ہیں، وہ زخمی ہیں، وہ شہید ہو چکے ہیں یا کیا مسئلہ ہے؟ شکریہ جناب۔

<u>محترمہ مسند نشین</u>: شکریہ فضل الہیٰ صاحب۔ یہ چونکہ فیڈرل سبجیکٹ ہے اور اس پر ہمارا زیادہ، ہم اس کی Recommendation ہی کر سکتے ہیں۔ میں حاجی حبیب الرحمان صاحب سے کہوں گی کہ وہ اس میں مجھے اپنا Opinion دیں کہ اس میں ہماری جو وزرات جو مذہبی امور اور حج واوقاف ہے، وہ کیا Role ادا کر سکتی ہے کیونکہ اس پر ہم کمیٹی بنا بھی دیں تو ہماری آخر ایک Recommendation ہی ہو گی فیڈرل گورنمنٹ کو So it's not advisable۔ حاجی حبیب الرحمان۔

<u>جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ، حج واوقاف)</u>: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ میڈم سپیکر! جو اندوہناک واقعہ ہوا ہے منیٰ میں تو ہم۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

<u>محترمہ مسند نشین</u>: جی، حاجی صاحب۔

<u>وزیر زکواۃ، حج واوقاف</u>: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ شکریہ میڈم سپیکر۔ یہ سعودی عربیہ میں حج کے موقع پہ جو اندوہناک واقعہ ہوا ہے، ہم ان غمزدہ خاندانوں کے ساتھ برابر کے شریک ہیں لیکن اس سے ایک نئی بات چھڑ گئی ہے اور سعودی حکومت کے خلاف بین الاقوامی طور پر میڈیا پہ ایک بحث چل رہی ہے۔ جہاں تک میں، پچھلے سال میں گیا تھا، حکومت نے اپنی بساط کے مطابق مکمل طور پر یعنی وہاں حج کو آسان بنایا ہے لیکن بے ترتیبی کی وجہ سے بھی اور اس سال ٹمپریچر 48 ڈگری سنٹی گریڈ تھا وہاں پہ، جو لوگ شہید ہو چکے ہیں، زیادہ تر وہ حبس کی وجہ سے اور گرمی کی وجہ سے شہید ہو گئے ہیں اور یہ ذمہ داری ہے فیڈرل گورنمنٹ کی اور ہمارے سفارتخانے کی اور فیڈرل منسٹری، تو فیڈرل منسٹر خود وہاں موجود تھے، آپ عنایت اللہ خان صاحب بھی اس موقع پہ موجود تھے وہاں پہ، تو حکومت نے کوشش کی ہے لیکن وہاں ابھی تک بھی 87 تک تعداد پہنچ چکی ہے شہداء کی، ہمارے پاکستان کی، بہت سارے لوگ سات آٹھ کے قریب ہسپتالوں میں

وہاں پہ پڑے ہوئے ہیں، معلوم ہو چکے ہیں لیکن ہو سکتا ہے، ہماری کوشش ہو گی ہم فیڈرل گورنمنٹ سے سفارش کریں کہ ایک فوری طور پر بذریعہ سفارتخانہ اور جو Exterior Ministry ہے، وزارت خارجہ کے تھرو معلومات حاصل کرلیں اور اس کے بعد ہمارے ذمہ، ہر ایک ممبر کی یہ ذمہ داری ہے، فرض کریں ہمارے حلقے میں کوئی شہید ہوا ہے تو ہمیں چاہیئے Individually کہ وہاں کے لوگوں کی دادرسی کریں، وہاں پر جائیں، ان کے غم میں شریک ہو جائیں، یہ ہمارے سب ہاؤس کے جتنے لوگ یہاں پہ ہیں ہاؤس میں تو ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے اپنے علاقوں میں، اپنے اپنے حلقوں کے لوگوں کو Search کرنے میں مدد فرمائیں اور اپنی طرف سے Individually یعنی علیحدہ علیحدہ ان کے پاس جائیں اور ان کے ساتھ غم میں شریک ہو جائیں۔

محترمہ مسند نشین: حاجی صاحب! ڈیپارٹمنٹ آپ کا کوئی ایسا کام کر رہا ہے کہ آپ لوگ علیحدہ کچھ شماریات یا Statistics اپنے پاس، خیبر پختونخوا میں جو لوگ ابھی تک لاپتہ ہیں، ان کی جمع کرنے کا کوئی بندوبست ہے؟

وزیر زکواۃ، حج و اوقاف: دراصل بات یہ ہے، پہلے بھی میں نے آن فلور آف دی ہاؤس یہ کہا تھا کہ یہاں جو ہماری پراونشل، اگرچہ ہمارے ساتھ وزارت حج کا لکھا ہوا ہے لیکن میں ڈاکی ہوں، یہاں پر ہمارا کوئی بھی فنکشن نہیں ہے، ہماری Recommendation پہ کوئی ایک بھی حاجی نہیں جا سکتا ہے، نہ ہماری Recommendation فیڈرل مانتا ہے۔ صرف ہم یہ کرتے ہیں کہ ائیرپورٹ سے حاجی کیمپ تک یہ 45 اور 50 لاکھ روپے ہم بھی ادا کرتے ہیں جو کرایہ ہے یہاں پہ Conveyance کا، باقی ہمارے ذمے کچھ کام نہیں ہے، نہ ہمارے پاس ڈیٹا ہے، نہ ہم سے شیئر کرتے ہیں، یہاں تک میں کہوں کہ۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: نہیں نہیں، وہ ٹھیک ہے، یہاں پہ صوبے کے لوگ۔۔۔۔۔

وزیر زکواۃ، حج و اوقاف: جی۔

محترمہ مسند نشین: جہاں پہ لوگ ابھی ہیں نا جو لاپتہ ہیں، جو Families ضرور کہیں کہیں رابطہ کریں گی جس طرح فضل الٰہی خان نے بھی پوائنٹ آؤٹ کیا۔

وزیر زکواۃ، حج و اوقاف: دراصل بات یہ ہے کہ سارا پراسیس، یہ یعنی فیڈرل گورنمنٹ کا کام ہے پراونسز کا کوئی واسطہ نہیں ہوتا، نہ۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: اوکے، ٹھیک ہے۔

وزیر زکواۃ، حج و اوقاف: نہ کوئی درخواست آتی ہے، نہ ہم Recommendation کرتے ہیں۔

محترمہ مسند نشین: بہت شکریہ۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: میڈم سپیکر!

محترمہ مسند نشین: فضل الٰہی صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: میڈم سپیکر صاحبہ! ایسا ہے کہ یہاں سے اگر ایک کمیٹی بنائی جائے اور وہ جا کے مرکزی حکومت کے ساتھ بیٹھ جائے اور وہ ان سے بھی ملاقات کرے اور سعودی کی جو ایمبیسی ہے، ان سے بھی ملاقات کرے۔ دیکھیں بعض لوگ ایسے ہیں جو کہ جانا چاہتے ہیں اپنے لواحقین کے پیچھے کہ وہاں پہ وہ خود ڈھونڈ لیں اور خود جو ہیں اپنے ہاتھوں سے ان کو یا دفن کریں یا یہاں پر لے آئیں۔ دیکھیں کافی بے چینی ہے اور ظاہری بات ہے کہ یہ اسمبلی خیبر پختونخوا کے پورے عوام کو Represent کرتی ہے تو اسلئے ایک کمیٹی بنانی چاہیئے، اس میں جو منسٹر صاحب نے ڈیٹیل پیش کی ہے کہ کوئی گرمی سے فوت ہو گیا ہے، یہ تو سعودی حکومت کا کام ہے کہ سعودی حکومت بتا دے کہ یہ کیسے فوت ہو گئے ہیں یا کیسے شہید ہو گئے ہیں؟ وہ تو الگ بات ہے لیکن جو اصل باتیں ہیں، وہ یہ ہیں کہ اس کیلئے ایک کمیٹی بنانی چاہیئے۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: اچھا، ٹھیک ہے۔ فضل الٰہی صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: اس میں آپ کے ساتھ پورا خاندان ہے اور ایک ایک خاندان کے 100 اور ہزاروں اور پورا گاؤں ایک حاجی صاحب کے ساتھ غمزدہ ہے تو اس کیلئے میں کہتا ہوں کہ کمیٹی بنا کے اور ہم خود، میں خود جو ہے بغیر کسی اس کیلئے سرکاری کسی چیز کے یعنی یہ کوئی۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: آپ ایک کام کریں، آپ فضل الٰہی صاحب! آپ حاجی صاحب کے ساتھ بیٹھیں اور کمیٹی اگر آپ چاہتے ہیں کہ کوئی بنے، تو اس کی کیا Terms of reference ہوں، کمیٹی کیا کرے گی جا کر؟ اس کیلئے آپ بیٹھ کر تیار کریں اور Suggestions، دیکھیں کہ منسٹری ہماری چاہے برائے نام بھی ہو،

لیکن حج اور اوقاف کی ایک منسٹری اس صوبے میں ہے، وہ اس پوائنٹ کو اٹھائے گی۔ ہم اپنے صوبے کے Missing persons کی کس طرح تمام ڈیٹیلز اکٹھی کر سکتے ہیں؟ تھانوں کے ذریعے یا ہمارے ممبران صاحبان اپنے اپنے حلقوں میں کوئی کریں گے؟ ہمیں پتہ ہو کہ خیبر پختونخوا کے کتنے لوگ اس وقت تک لاپتہ ہیں، ابھی تک جن کی کوئی رپورٹ نہیں آئی، یہ کریں اور پھر اس کے بعد جو بھی، اس ہاؤس نے اگر کوئی قرارداد پاس کرنی ہو، وہ بھی کر لیں گے، لے آئیں آپ Friday کو اور اگر آپ سمجھتے ہیں کسی کمیٹی کی ضرورت ہے تاکہ یہاں سے جا کر تو وہ منسٹر حج و اوقاف جو ہیں اور مذہبی امور He is the right person، ان کو میں دوں گی۔ آپ ان کے ساتھ بیٹھ کر اس کی Terms of reference فائنل کر دیں، بس میرا خیال ہے That settles the matter۔ بہت شکریہ۔

(شور اور قطع کلامیاں)

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: بندوں کو ڈھونڈ کر لاتے ہیں، اپنے خرچے سے کر لیتے ہیں اور منسٹر صاحب جو ہیں، وہ چیئرمین بن جائیں اور باقی چار پانچ اس کے ساتھ ممبرز بن جائیں اور ہم اپنے خرچے سے جا کر اور۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: ٹھیک ہے، یہ ٹھیک ہے لیکن وہ ایشو آپ، یہ میں ان کو Responsibility دوں گی۔ آپ یہ بتائیں کہ Objectives کیا ہیں، Terms of reference کیا ہوں گی؟ وہ آپ ان کے ساتھ بیٹھیں، پھر ہم بنا دیں گے۔ بہت شکریہ۔

Muhammad Arif Sahib! Call Attention Notice No. 630.

جناب محمد عارف: تھینک یو، میڈم سپیکر۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ شبقدر میں سال 2012-13 میں گورنمنٹ گرلز کالج کیلئے جگہ مقرر کی گئی تھی جس کیلئے تمام قانونی قواعد و ضوابط پورے کئے گئے تھے اور جون 2015 میں تمام قانونی Formalities پوری ہونے کے ساتھ متعلقہ ڈی سی او کو رقم بھی حوالے کی گئی ہے مگر پھر بھی موجودہ ڈی سی او کالج کیلئے جگہ لینے میں ٹال مٹول سے کام لے رہا ہے جس سے مقامی لوگوں میں انتہائی بے چینی پائی جاتی ہے۔

میڈم سپیکر! زه دوه درې خبرې د دې سره Add کومه۔ نمبر ایک دا چې په شبقدر کښې دا اکلوته یو کالج دے د فیمیل او هغه هم د وزیر اعلیٰ صاحب په

مهربانئ باندې په Rented building کښې جوړ شوے دے، د هغې کرایه ورکړے کیږی، هغه بلډنګ کښې په موجوده وخت کښې دا پوزیشن دے چې ماشومانې په برنډه کښې بوړډ ونه ورته پراته دی او Even زه به دا اووایم چې د برنډې نه بهر په ګراؤنډ کښې هغوی ته بوړډ ونه پراته دی او هغې ته هغوی ناست دی۔ نمبر ایک خبره دا ده چې دا یو کال تقریباً اوشو چې په دې باندې د هغه ټائم ډی سی چې کوم وو، هغوی پرې Price Committee جوړه کړه، کوم چې قانونی تقاضې وے، هغه ئے پوره کړې او په هغې کښې هغه Price Committee جوړه شوه، بیا Negotiations اوشو، زمکه واخستے شوه او د هغې باوجود چې کوم دے تر اوسه پورې، بیا د دې نه پس چې کوم دلته د پی ډی ډبلیو پی چې کوم دغه د اے سی ایس په دغه کښې کیږی، هغه اوشوه او بیا سیکرټری صاحب چې کوم وو د هائر ایجوکیشن سیکرټری، هغوی پخپله لاړل، د Site visit ئے کړو۔ دا ځائې منتخب کړے هم ایجوکیشن ډیپارټمنټ، هائر ایجوکیشن ډیپارټمنټ پخپله دغه باندې دے، مرضئی باندې دے۔ په دوباره د هغې د وزټ دوباره، هغه ټائم کښې سیکرټری میډم وه، اوس بیا بل سیکرټری راغلے، هغوی پخپله وزټ اوکړو او هغه ځائې فائنل شو، د هغې پیسې هم چې دے شفټ شوے۔ نه پوهیږم چې په کوم دغه باندې اوس دغه کالج چې کوم دے دا په دغه کښې، زه به دا اووایم چې په دوجاله کښې پروت دے او جوړیږی نه؟ د خلقو بار بار مطالبه ده چې پیسې هم راغلی دی او زمکه هم شوې ده، منتخب شوې ده، ډیپارټمنټ دغه کړې ده نو بیا دا کالج جوړیږی ولې نه؟ نو زما به دا ګزارش وی چې دا زمونږه د هائر ایجوکیشن چې کومه سټینډنګ کمیټی ده، هغې ته مونږ یوځو او په هغې کښې د دې مسئلې حل مونږه رااوباسو چې دا ولې نه کیږی۔ تهینک یو میډم۔

Madam Chirperson: Honourable Minister for Higher Education.

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): میڈم سپیکر! اس زمین کے بارے میں جو میرے نوٹس میں ہے، مجھ سے عارف صاحب آنریبل ممبر پہلے بھی ملے تھے اور میں نے ڈپٹی کمشنر سے خود بات کی تھی اور وہ جو بات میرے ساتھ کی انہوں نے، وہ بھی میں نے ان کے ساتھ شیئر کی تھی۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئیں)

(تالیاں)

محترمہ چیئرپرسن: ویلکم، ویلکم۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: چونکہ Land acquire کرنا ڈپٹی کمشنر کی ذمہ داری ہوتی ہے اور ان کو ڈیپارٹمنٹ نے پیسے جو ہیں وہ شفٹ کر دیئے ہوئے ہیں اور ایک جگہ جیسے آنریبل ممبر فرمارہے ہیں کہ Identify ہوئی لیکن جب ڈپٹی کمشنر چینج ہوا تو انہوں نے کہا کہ یہ جگہ جو ہے Is expensive اور جبکہ وہ پہلے پراسیس ہو چکا تھا سارا، تو میں کوئی اور جگہ تلاش کروں گا۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے جیسے ممبر صاحب نے کہا ہے اس کو بالکل سٹینڈنگ کمیٹی کو ریفر کر دیں So that ان کی تسلی بھی ہو اور یہ سارا Probe کیا جائے کہ کیوں اتنا زیادہ اس میں ڈپٹی کمشنر کے پارٹ پر Delay کیا جارہا ہے، ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کوئی Delay نہیں ہے اس میں۔

محترمہ چیئرپرسن: جی عارف صاحب! محمد عارف صاحب۔

جناب محمد عارف: تھینک یو میڈم۔ بس یہ ٹھیک ہے مشتاق غنی صاحب کہہ رہے ہیں کہ یہ کمیٹی میں جائے تو ٹھیک ہے وہاں پر جائے۔ اگر Price کا مسئلہ ہے تو بے شک وہ Price Committee بنائیں، یہاں سے کمیٹی کی طرف سے کمیٹی بن جائے، وہاں پر وزٹ کر لیں، Price کے بارے میں پتہ کر لیں۔ اگر Price زیادہ ہے تو بے شک چھوڑ دیں، اگر کم ہے تو وہ بھی بتائیں لیکن یہ کام جو ہے، یہ بہت ہی ضروری ہے، یہ پبلک انٹرسٹ میں ہے۔ ایک ہی کالج ہے اور اس کو جو ہے بننا، یہ وہاں کے لوگوں کا بہت ہی بڑا مسئلہ ہے۔ تھینک یو یہ کمیٹی کو ریفر ہو جائے۔

Madam Chairperson: I will put it before the House. Is it the desire of the House that the call attention notice No. 630, moved by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Madam Chairperson: So the ‘Ayes’ have it. The ‘Ayes’ have it. The ‘Ayes’ have it. The call attention notice is referred to the Committee concerned. I think we should have a short break. Namaz, prayer break.

(Pandemonium)

محترمہ چیئرپرسن: جی عنایت اللہ صاحب! نماز کیلئے بریک کر لیتے ہیں۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: میڈم سپیکر!

محترمہ چیئرپرسن: اچھا جی۔ عنایت اللہ صاحب! سینیئر منسٹر۔

سینیئر وزیر (بلدیات): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ تھینک یو میڈم سپیکر۔ میں نے، لاء منسٹر صاحب نے اور ہائر ایجوکیشن کے منسٹر صاحب نے جا کر اکٹھے اپوزیشن کے دوستوں سے ان کے واک آؤٹ کے اوپر بات کی اور ہماری گفتگو کے بعد یہ طے ہوا کہ میں فلور آف دی ہاؤس پر ان کو ایشورنس دوں گا کہ ایک تو ان کا مطالبہ ہے کہ اگر Relevant Minister, if he is not around تو اس کی یہ Responsibility ہے کہ وہ سپیکر کو انفارم کرے اور لاء منسٹر کو یا پارلیمنٹری سیکرٹری کو، اس ڈیپارٹمنٹ کے پارلیمنٹری سیکرٹری کو بریف کرے، تو یہ ہم نے ان کو ایشورنس دی ہے کہ یہ آپ ہمارے فائدے کی بات کر رہے ہیں، یہ حکومت کے فائدے کی بات کر رہے ہیں۔ تو ہم آپ سے بھی چاہیں گے کہ آپ بھی ایک رولنگ یہاں سے ایشو کریں اور As a حکومتی عہدیدار اور کیبنٹ منسٹر میں یہ بات آگے Assure کرانے کی کوشش کروں گا۔ دوسرا انہوں نے جو پچھلے سال کے فنڈز تھے، ان کو گلہ ہے کہ جو Promise ان کے ساتھ کیا گیا تھا، As per promise وہ فنڈز ریلیز نہیں ہوئے ہیں اور ایک ایشو انہوں نے یہ اٹھایا کہ چیف منسٹر کو ایک ایک سکیم دی جاتی ہے اور اس پر ڈائریکٹیوز ایشو، تو وہ تو میں ان کو Explain کر دیا کہ کورٹ کے Decision کے نتیجے میں یہ کام وہ کر رہے ہیں اور ان کی لیگل ٹیم نے ان کو یہ مشورہ دیا ہے کہ آپ کو سکیمیں دی جائیں اور سکیموں کے Against آپ پیسے ریلیز کریں لیکن میں ان کے جو یہ تحفظات ہیں، شکوہ ہے، ان کے Grievances ہیں، وہ بھی آگے Responsible forum پر پہنچاؤں گا اور میں ان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے ہماری بات مان لی۔ جو بات میڈم نے اٹھائی تھی نیورالوجی وارڈ کی اسٹیبلشمنٹ کا کے ٹی ایچ اور حیات آباد میڈیکل کمپلیکس میں۔ ہماری ڈاکٹر مہر تاج روغانی صاحبہ کا مؤقف تھا کہ وہاں میڈیکل وارڈ موجود ہے اور Basically نیورالوجی میڈیکل ہی کا ایک برانچ ہے اور وہ اس کو Cater کرتی ہے لیکن ظاہر ہے Specialized زمانہ ہے۔ میرے خیال میں نیورو، نیورو سرجری وارڈ حیات آباد میڈیکل کمپلیکس کے اندر موجود ہے اور خیبر ٹیچنگ ہاسپٹل کے اندر پہلے نیورو سرجری وارڈ Establish ہونا چاہیئے اور Ideally یہ درست ہے کہ وہاں نیورالوجی وارڈ بھی Establish ہو۔ چونکہ

وہاں بورڈ آف ڈائریکٹرز بن چکے ہیں اور اسی اسمبلی نے ایکٹ بنا دیا ہے، ان کو Empower کر دیا ہے، ان کو اختیارات دیئے ہیں۔ ہم اسمبلی کی یہ Desire اور یہ خواہش اور یہ کال اٹینشن نوٹس ان بورڈ آف ڈائریکٹرز کی طرف بھی بھیجتے ہیں اور ہم یہ Expect کرتے ہیں کہ وہ میرٹ کے اوپر اور اس ہاؤس کی جو Aspirations ہیں، عوام کی جو نمائندگی یہ کرتے ہیں اس کو مد نظر رکھتے ہوئے میرٹ کے اوپر کوئی Decision کرے گی۔ تو یہ میں چند گزارشات آپ کے سامنے رکھنا چاہتا تھا۔ ہم نے اپوزیشن دوستوں کے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ فلور آف دی ہاؤس پر ہم آپ کو ایشورنس دیں گے۔ میں ممنون ہوں آپ کا کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔

رولنگ

(ایوان کی کارروائی میں وزراء، مشیران، معاونین خصوصی، پارلیمنٹری سیکرٹریز اور افسران کی شرکت)

محترمہ چیئرپرسن: بہت شکریہ۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ اس میں کوئی دوسری بات ہے نہیں اور اس کو میں چیئر کی طرف سے رولنگ کے طور پر یہ اعلان کرنا چاہتی ہوں۔ ہر گورنمنٹ فنکشنری، منسٹرز، سپیشل اسسٹنٹس یا ایڈوائزر، جن کا بزنس اگر ہے ایجنڈا پر، ان کو تو Definitely چاہے وہ بزنس اپنے کسی Colleague کو دیں لیکن سیکرٹریٹ کو یہ انفارم کرنا ضروری ہے Well before their agenda is taken up۔ کم از کم ایک دن پہلے یا نہیں تو اس دن Early کہ وہ آج نہیں آسکتے۔ اس کے علاوہ بھی جتنے بھی گورنمنٹ کے منسٹرز یا ایڈوائزرز یا جو سپیشل اسسٹنٹس ہیں، اگر وہ نہیں آرہے تو ان کو یہ اطلاع سیکرٹریٹ کو ضرور دینی چاہیئے کہ وہ کن وجوہات کی وجہ سے وہ یہاں پر آنے سے قاصر ہیں یا ان کے سٹاف کی طرف سے یہ اطلاع آنی چاہیئے تاکہ چیئر کو اور سیکرٹریٹ کو پہلے سے پتہ ہو کہ کس وجہ سے وہ نہیں آرہے۔ ظاہر ہے وہ حکومتی اہلکار ہیں، حکومتی وہ عہدیدار ہیں، ان کی بھی مصروفیات ہیں، ہم اس بات کو سمجھتے ہیں اور ان کے اوپر بھی بہت سے پریشرز ہیں لیکن یہ جو اسمبلی بزنس ہے، یہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اس کو کسی طور پر بھی یہاں پر تمام عوام کی اور جتنی جو اس وقت آپ کی Constituencies کے علاوہ پورے ملک بھر اور دنیا بھر کی نظر ہے اس کی پرفارمنس پر۔ اسلئے اس کو First and foremost توجہ دینا ہم سب کا فرض ہے۔ میں نے آج سرکاری افسران کی لسٹ دیکھی ہے، اس میں سوائے چند ایک کے، ایک آدھ

کے سینیئر لیول کے نہیں ہیں افسران، زیادہ تر ڈپٹی سیکرٹری کے لیول کے افسران ہیں۔ اس کے متعلق پہلے بھی ایک میں بہت سختی سے یہ بیان کر چکی ہوں اور آج پھر، ایک مرتبہ پھر، اپنی Politeness میں یہ بیان کر رہی ہوں کہ اگر آپ نے اسمبلی کے بزنس کو لائٹ لینا ہے تو پھر یہ چیز انتہائی Highest forum پر اس بات کو لیا جائے گا۔ اس کے متعلق میں چیف سیکرٹری خیبر پختونخوا کو Personally ابھی رپورٹ کر رہی ہوں جن کی طرف سے مجھے پرسنل ایشورنس دی گئی تھی کہ سیکرٹری صاحب اس محکمہ کے، وہ خود جن کا یہاں پر بزنس ایجنڈا ہو یا پھر اگر اس کی مصروفیت ہے تو ان کے Second in Command جو ایڈیشنل سیکرٹری سے کسی طور پر کم نہیں ہو گا، وہ یہاں پر ادھر موجود ہونے چاہئیں۔ اس کے علاوہ اگر کسی بھی، اسمبلی کے کسی بھی محکمے کا یہاں پر بزنس نہیں بھی ہے تو ان کے بھی Senior most responsible افسران کا یہاں پر اجلاس کے وقت موجود ہونا ضروری ہے۔ یہ بھی میں آج رولنگ دے رہی ہوں کہ اس چیز کیلئے آئندہ انتہائی زیادہ جو موجود ہے اور میں اسمبلی سیکرٹریٹ کو اس بات پر باخبر کر رہی ہوں بلکہ خاص طور پر ہدایات دے رہی ہوں کہ یہ ان کو انفارم کیا جائے تمام محکموں کو Separately تاکہ اس چیز کی وہ پابندی ہر حالت میں کریں۔ نماز کے بریک کیلئے، دس منٹ کی بریک لیتے ہیں ہم نماز وقفے کیلئے بلکہ پندرہ منٹ کی تاکہ چائے بھی آپ لوگ پی لیں۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر اور چائے کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد محترمہ چیئرپرسن مسند صدارت پر متمکن ہوئیں)

Madam Chairperson: Agenda Item 8 & 9 is being deferred on the request of the Health Minister who is not available today. So it is being deferred to the next session, next sitting. 8, 8A & 9, all three items are being deferred. This brings us to the next item which is as per the ruling of the House yesterday, in a meeting of, with the meeting of the honourable Speaker with the Parliamentary Leaders, a resolution is to be moved today اور وہ ریزولیوشن سکندر خان! آپ نے موو کرنا ہے؟

جناب سکندر حیات خان: بی بی سب سے ہم نے Signatures لے لئے ہیں جی، تو If you allow me I can، رولز سسپنشن کیلئے میں موو کر دیتا ہوں۔

محترمہ چیئرپرسن: جی میرا خیال ہے یہ رولز سسپنڈ تو کرنے ہوں گے تو آپ اگر موو کر دیں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Sikandar Hayat Khan: Madam Speaker, under rule 240, rule 124 may be suspended so that we can present the resolution on China Pakistan Economic Corridor.

Madam Chairperson: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honourable Members to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Chairperson: The 'Ayes' have it. The 'Ayes' have it. The 'Ayes' have it. Rules are suspended. Sikandar Hayat Khan Sherpao Sahib, to move his resolution.

Mr Sikandar Hayat Khan: Thank you Madam Speaker. Madam Speaker, let me just explain why we are moving this resolution? Yesterday Madam Speaker, the honourable Speaker was kind enough to arrange a meeting of the Parliamentary Leaders with Pakhtunkhwa Ulasi Tehreek. Who briefed the Parliamentary Leaders on the present situation of the China Pakistan Economic Corridor and raised certain issues in which they thought that the western route which goes through our Province and has been a demand of our Province is being delayed and further alignment of the eastern route is being given preference. This is against

جو اے پی سی 28 مئی کو Under the Prime Minister's Chairmanship ہوئی تھی آل پارٹیز کانفرنس، جس میں ساری پارٹیز اور چاروں صوبائی چیف منسٹرز بھی شریک ہوئے تھے اور ایک Consensus evolve ہوئی تھی کہ جو Smaller Provinces خصوصاً ہماری پراونس اور بلوچستان کے جو Concerns تھے، اس کو Address کرنے کیلئے Consensus evolve ہوا اور اس کے بعد پرائم منسٹر نے خود فیصلہ کیا کہ Western route جو ہے، Will be the primary route اور وہی سب سے پہلے کمپلیٹ ہوگا اور پھر انہوں نے Western route کے جو Main Cities ہیں، جس جس علاقے سے اس نے گزرنا ہے، ان Cities کے نام بھی پرائم منسٹر نے خود لئے لیکن ابھی کچھ اس طرح لگ رہا ہے کہ Again بعض لوگ، بعض Vested interest کوشش یہ کر رہے ہیں کہ اس میں کچھ نہ کچھ تبدیلی لائی جائے اور خدشات ہمارے صوبے کے بڑھ رہے ہیں۔ میں خصوصاً اس حوالے سے کہوں گا بی بی

کہ اگر ہم اپنی آئینی جو ہسٹری ہے، اس کو دیکھیں، ہم اپنی پارلیمنٹری ہسٹری کو دیکھیں تو بار بار چھوٹے صوبوں کے ساتھ زیادتی کی گئی ہے۔ اگر ہم دیکھیں تو ایک طرف Article 1 of the Constitution جب ہم اٹھائیں تو اس میں کہتے ہیں کہ This is a Federation اور چاروں Federating Units کے برابر کے حقوق بتائے گئے ہیں لیکن In actual effect جب دیکھا جاتا ہے تو جو فیڈرل گورنمنٹ کے زیادہ فیصلے ہیں یا فیڈریشن کے زیادہ تر جو Policies ہیں، وہ ایک ہی پراونس کو زیادہ تقویت دیتے ہیں، تو ہم چاہتے ہیں کہ In this day, in age, when this is a global world اور خاصکر اٹھارہویں ترمیم کے بعد یہ Concept اور یہ سوچ اب ختم ہونی چاہیئے اور بدلنی چاہیئے اور یہ اس وقت کی ضرورت ہے کہ چاروں صوبائی، Federating Units جو ہیں، ان کو اکٹھے لے کر چلا جائے تبھی یہ ملک ترقی کرے گا اور اس حوالے سے ہم سمجھتے ہیں کہ یہ جو China Pakistan Economic Corridor ہے، This will be a game changer because this will take us geo strategic importance to geo economic importance کی طرف اور Geo economic policies میں ہم داخل ہو جائیں گے تو That will change a lot of things۔ یہ صرف 46 ارب ڈالر کی بات نہیں ہے میڈم سپیکر، یہ That is just a trickle in the whole the, economy پر جو اس کا اثر ہو گا، کیونکہ اس 46 بلین ڈالر کی انویسٹمنٹ کے بعد There will be further investments of different industries آئیں گے، Different وہ آئیں گے تو اس سے Jobs creation ہو گی۔ ایک محتاط اندازہ یہ ہے کہ تقریباً 15 ہزار بلین روپے کی انویسٹمنٹ آ سکتی ہے۔ Which is four times of our Federal Budget تو This will be in that way, it is a very major issue for the whole Country اور اس حوالے سے ہم چاہتے ہیں کہ 28 مئی کی جو اے پی سی ہے، اس کے اوپر من و عن جس میں پرائم منسٹر صاحب نے اور سب نے مل کر ایک فیصلہ کیا تھا کہ اس کے اوپر عملدرآمد کیا جائے۔ I will move the resolution، میرے بھائی نلوٹھا صاحب بھی اس پر بات کرنا چاہتے ہیں۔ میں موؤ----

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: پہلے اس پر بات کرتے ہیں، پھر اس کے بعد۔۔۔۔۔

<u>جناب سکندر حیات خان</u>: ٹھیک ہے جی، ٹھیک ہے جی۔

<u>محترمہ چیئرپرسن</u>: آپ یہ چاہ رہے ہیں کہ آپ کے ریزولیوشن کو پہلے موو کر دیں یا باقی جو؟۔۔۔۔۔

<u>جناب سکندر حیات خان</u>: میں اس طرح کر لیتا ہوں، بی بی! میں موو کر کے تو پھر بات چیت کر لیتے ہیں، اس کے بعد پاس کرنے کیلئے Put کر دیتے ہیں۔

<u>محترمہ چیئرپرسن</u>: جی۔

قرارداد

(چائنا پاکستان اقتصادی راہداری منصوبے کی اوریجنل روٹ کی بحالی)

<u>Mr. Sikandar Hayat Khan</u>: Madam Speaker, 'Resolution': China Pakistan Economic Corridor is a fortune changer project. All the people of Pakistan fully support this project. The project got controversial when the original route was changed. The Provincial Assembly passed a unanimous resolution in this regard. Outside the Provincial Assembly number of Seminars, Conferences, Walks and Protests were held to restore the original route of the corridor. On 28th May an All Parties Conference was held in Islamabad under the Chairmanship of honourable Prime Minister Mr. Nawaz Sharif. The APC evolved a milestone consensus. The honourable Prime Minister Mr. Nawaz Sharif announces the consensus himself. He declared that the western route will be the route of the corridor and will be completed first and named the cities & towns which came on the way of the western route. Subsequently maps issued and allocations of the federal budget have created doubts regarding the western route. According to the present plans the western route will remain the same old, single road of National Highway. The Budget Allocations are mainly for the eastern route. The rest of the allocations are to connect this route to Gawadar on one hand and Karakuram Highway on the other. The Assembly of Khyber Pakhtunkhwa resolves and recommends to the Federal Government that the National consensus evolved on 28th May 2015 should be implemented in letter and spirit. Any deviation from the decision of the APC will not be acceptable to the people of Khyber

Pakhtunkhwa. Moreover, it will create disharmony among the Federating Units of Pakistan.

اس پر سینیئر منسٹر عنایت اللہ صاحب کے دستخط ہیں جی، لاء منسٹر امتیاز شاہد صاحب کے دستخط ہیں جی، میرے اپنے دستخط ہیں۔ سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب کے دستخط ہیں، جعفر شاہ صاحب کے دستخط ہیں، حبیب الرحمان خان کے دستخط ہیں، سلیم خان پیپلز پارٹی کی طرف سے اور محمد علی شاہ باچا کے دستخط ہیں جی، عبدالکریم خان کے دستخط ہیں، عبدالمنعم خان کے دستخط ہیں۔ ان سب نے یہ جوائنٹ، اور منور خان صاحب کے اور زرین گل صاحب کے دستخط اس پر موجود ہیں۔

محترمہ چیئرپرسن: اوکے، لیکن یہ مجھے پتہ چلنا چاہیئے کہ آپ میں سے سارے ممبران جو ہیں، جو ان میں موجود ہیں، وہ بولنا چاہیں گے اس پوائنٹ پر کیونکہ، اچھا اورنگزیب نلوٹھا صاحب، میاں جعفر شاہ صاحب۔

چائنا پاکستان اقتصادی راہداری منصوبے پر بحث

جناب جعفر شاہ: تھینک یو میڈم سپیکر، ایک تو میری یہ ریکویسٹ ہو گی کہ ہم اس کو Unanimously adopt کریں اس ریزولیوشن کو۔ میڈم! یہ اس ایشو پر جب چند مہینے پہلے میڈیا میں آیا تو اسی ہاؤس میں اس پر ایک قرارداد بھی پیش کی گئی تھی اور وہ Unanimously adopt بھی ہو گئی تھی اور پھر اس میں یہ خدشہ پایا گیا کہ اس روٹ میں چینجز آ رہی ہیں تو اس پر کافی ہلہ گلہ مچا پورے پراونس میں اور اس کے نتیجے میں مرکزی حکومت نے اس پر آل پارٹیز کانفرنس بلائی 28 مئی کو، اور اس میں ایک جو اوریجنل روٹ تھا، مغربی روٹ جو ویسٹرن روٹ اس کو کہتے ہیں اور اس روٹ نے جانا تھا میانوالی، ڈی آئی خان، ژوب، قلعہ سیف اللہ، کوئٹہ اور گوادر، اور پھر اس میں آنریبل پرائم منسٹر صاحب نے خود کہا کہ اس روٹ میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی کیونکہ اس پراجیکٹ کا مقصد یہی تھا کہ جو پاکستان کے سب سے زیادہ پسماندہ علاقے ہیں خاصکر فاٹا اور خیبر پختونخوا کے دہشتگردی سے متاثرہ علاقے ہیں۔ ان کی اکانومی کو بڑھانے کیلئے اور وہاں پر Opportunities کو Create کرنے کیلئے اور وہاں پر محرومیوں کو ختم کرنے کیلئے اسی روٹ کو Propose کیا گیا تھا۔ پھر 28 مئی کو اسی چیز پر کافی ڈسکشن ہو گئی اور یہ جو منصوبہ تھا، پاک چائنا کاریڈور کا جو بنیادی مقصد تھا، اس کو مدنظر رکھتے ہوئے پرائم منسٹر نے پورے ملکی قیادت کے ساتھ یہ وعدہ کیا اور اس کے سامنے یہ Commitment ہو گئی اور اس نے حتیٰ کہ انہوں نے جس طرح سکندر صاحب نے اپنے

قرارداد میں Mention کیا ہے۔ اس میں Routs اور شہروں کے باقاعدہ نام Mention کئے گئے کہ کہاں کہاں سے اس روٹ نے جانا ہے۔ میڈم سپیکر! ابھی جو انفارمیشن ہے اور جو پلاننگ ڈویژن سے جو ڈاکیومنٹس ملے ہیں، تو اس میں اس روٹ کو Completely change کیا گیا ہے اور اس کو مشرقی روٹ ہے، اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہی چیز ہے تو Its no more Pak China corridor, I would call it Punjab China Corridor Project اور یہ میرے خیال میں بہت زیادتی ہو گی اس صوبے کے ساتھ۔ ہم ریکویسٹ کرتے ہیں اس قرارداد کے ذریعے کہ اس صوبے کے ساتھ جو یہ اتنی محرومیوں کا شکار رہا ہے یہ صوبہ، اور مزید اگر اس کے ساتھ اس طرح کی محرومیاں ہوں تو اس کے نتائج اچھے نہیں ہوں گے اور لوگوں میں محرومیاں اور بڑھیں گی۔ میڈم، جو مغربی روٹ ہے، یہ سیکورٹی پوائنٹ آف ویو سے، جو آسمانی آفات ہیں سیلاب اور یہی چیزیں، ان چیزوں کو اگر آپ مدنظر رکھیں تو اس سے یہ محفوظ ہے بمقابلہ مشرقی روٹ۔ سیکورٹی پوائنٹ آف ویو پر مشرقی روٹ It goes through the border of India تو وہ بھی ایک مسئلہ ہو گا اور ابھی جو ڈاکیومنٹس آئے ہیں تو اس میں یہی ہے کہ This route will go Islamabad, Lahore, Multan, Sakkar, Haidar Abad, Karachi۔ اسی سائیڈ پر جائے گا اور وہاں سے لسبیلہ اور پتہ نہیں پھر گوادر جائے گا۔ گیارہ سو کلومیٹر جو انفارمیشن ہے، گیارہ سو کلومیٹر نئی سڑک، نئی موٹروے بنانی پڑے گی وہاں سے، لاہور سے لیکر گوادر تک جو ایکسٹرا 634 یا 635 کلومیٹر ایکسٹرا ہے، پھر اس میں جو Budget reveal ہوا ہے، Figure 2015-16 کی بجٹ، تو اس میں مغربی روٹ کیلئے انہوں نے، وہ تو کہتے ہیں کہ ہم نے پیسے رکھے ہیں دس ارب روپے، وہ اس پراجیکٹ کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے Thats just for Motorway between Mianwali & Islamabad۔ اس کیلئے جو ٹوٹل کاسٹ 60 بلین ہے، اس میں دس ارب روپے جو رکھے گئے ہیں اس سال کے بجٹ میں، وہ موٹروے کیلئے ہیں، اس پراجیکٹ کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ پھر یہ کہ جتنا خرچہ آئے گا، اس میں 185 ارب روپے جو روڈز کیلئے رکھے گئے ہیں، 95 Billion, thats only for the route from Lahore to Karachi۔ تو وہاں کے سڑکوں کیلئے۔ پھر یہ کہ اس میں بجلی کیلئے جو پیسے رکھے گئے ہیں 3400 تقریباً پلس مائنس، بلین۔ اس میں اس سب جو بجلی کے منصوبے ہیں، آٹھ کے آٹھ جو بڑے منصوبے ہیں، وہ پنجاب میں بنیں گی، ہمارا صوبہ،

سندھ اور بلوچستان اس سے محروم رہے گا۔ پھر میڈم! جو ڈسٹری بیوشن سسٹم ہے، اس کیلئے جتنے پیسے رکھے گئے ہیںThat will be، پنجاب بھی ہمارا بھائی ہے، ہم اس پر ناخوش نہیں ہیں، ہم کوئی بھی اس پراجیکٹ کے مخالف نہیں ہیں کیونکہ یہ پاکستان کی ترقی کا ہے اور اسی مقصد کیلئے اس کو کہا گیا تا کہ یہ قسمت بدلنے والی پراجیکٹ ہے اور منصوبہ ہے، تو ہم کہتے ہیں کہ قسمت اگر بدلنی ہے اور ہم نے سنگاپور پانچ سال بعد بننا ہے تو ہم بھی سنگاپور کا حصہ بنیں، سندھ بھی سنگاپور کا حصہ بنے اور جہاں یہ جا رہا ہے یہ پراجیکٹ، ہمارے ساؤتھ کے علاقے ہیں، ہمارا بلوچستان ہے، وہ بھی سنگاپور بنے۔ پنجاب بے شک انگلینڈ بنے لیکن ہم کم از کم سنگاپور تو بنیں، ہمیں بالکل نظرانداز نہ کیا جائے۔ تو یہی ہماری گزارش ہے کہ جو انہوں نے کہا کہ اتنے پیسے وہاں پر خرچ کریں، اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ٹارگٹ یہی ہے کہ 2017 تک پنجاب میں بالکل لوڈشیڈنگ نہیں ہوگی،Very good۔ پختونخوا میں 22 گھنٹے لوڈشیڈنگ ہوگی،Very bad۔ یہ اس چیز کیلئے ہم تیار نہیں ہیں۔ پھر یہ کہ جو میٹرو سسٹم انہوں نےPropose کیا ہے اس پراجیکٹ میں And that will be underground what I have learntاور وہ نواب شاہ سے ہو کے پتہ نہیں کہاں تک، گوادر تک جائے گیThat will be state of the art Metro system in the worldاور دنیا کے ترقی یافتہ میٹرو سسٹم میں سے ایک سسٹم ہوگیWhich will go that wayاور اس پہ پتہ نہیں کتنے بلین خرچہ آئے گاThat will go from that area۔ وہ علاقے ترقی کریں گے، ہمارے بھائی ہیں، ہماری بہنیں ہیں لیکنNot on our cost۔ ہم بھی اس ملک کا حصہ ہیں، ہم بھی پاکستان کا حصہ ہیں، ہم بھی چاہتے ہیں کہ پاکستان ترقی کرے۔ یہ صوبہ ترقی کرے گا تو پاکستان ترقی کرے گا۔ سندھ ترقی کرے گا تو پاکستان کرے گا۔ بلوچستان اور پنجاب ترقی کریں گے تو پاکستان ترقی کرے گا۔ میڈم! اس میں جتنی صنعتی بستیاں بنیں گی اس روڈ پہThere will be a lot of Industrial Zones۔ ان انڈسٹریل زونز یہاں سے لے کراچی تک ایک انڈسٹریل زون آپ، ہمارے اس بے چارے صوبے میں نہیں بنے گا تو ہم کہتے ہیں کہ کیوں ہمارے ساتھ یہ ظلم ہو رہا ہے؟ پھر اس میں بے شک وہاں پہ بجلی بھی زیادہ پیدا ہو، وہاں پہ انڈسٹریل یونٹس بھی بنیں، لیکن اس کو نظرانداز نہ کیا جائے اور جو چائنا اور پاکستان کا جو اوریجنل، اور یہ مشرف کے دور میں یہApprove ہوا تھا، میں یہ بھی بتا دوں ہاؤس کو،It was in مشرف دور اور پھر

زرداری صاحب کے دور میں مغربی روٹ اس کیلئے Propose کیا گیا اور ابھی اس کو اگر چینج کر کے مشرقی روٹ کی طرف مشرق کی طرف لے جاتے ہیں تو یہ ہمارے ساتھ زیادتی ہو گی۔ ہماری ڈیمانڈ یہ نہیں ہے We are not، ہم ملک دشمن نہیں ہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ اس منصوبے کے مخالفت کرنے والے راء کے ایجنٹس ہیں، We are not Raw agents, we are Pakistani agents۔ میں برملا کہتا ہوں کہ We are Pakistani agents۔ اسلئے ہم یہ بات کر رہے ہیں کہ اس کو مغربی روٹ کی طرف بنایا جائے آدھے پاکستان کو محروم نہ کیا جائے، آدھا نہیں بلکہ Two third Pakistan کو محروم نہ کیا جائے۔ تو اسلئے میں کہتا ہوں کہ We are Pakistani agents, we are not Raw agents۔ پھر اس میں ہم یہی چاہتے ہیں میڈم سپیکر، کہ اس کو پنجاب چائنا کاریڈور کی بجائے اس کو پاک چائنا کاریڈور کہا جائے اور اس کو عملی طور پر پاکستان اور چائنا، پاک چائنا کاریڈور کے نام سے جو نام ہے، اس کو عملی کر کے بھی دکھایا جائے کہ یہ پاک چائنا کاریڈور ہوگا۔ دوسری بات یہ ہے کہ اے پی سی میں جتنے، آل پارٹیز کانفرنس میں پورے ملک کی قیادت موجود تھی اور اس میں جو فیصلہ ہوا ہے، وزیر اعظم صاحب نے خود فرمایا ہے، اس کے فیصلوں پہ من وعن عمل کیا جائے، یہ قرارداد کا حصہ ہے اور ہم اس کی، یہ پورا صوبہ اس کی حمایت کرتا ہے کسی بھی پارٹی سے بالاتر ہو کے۔ دوسری بات یہ ہے کہ بجلی کی جو وہاں پہ بنا رہے ہیں بالکل وہاں پہ بھی بنائیں لیکن ساتھ ساتھ ہمیں بھی Ignore نہ کیا جائے اور ہم تو یہاں تک کہیں گے کہ واپڈا ہاؤس کل سینیٹ نے قرارداد منظور کی ہے کہ That will come from Lahore to Islamabad، ہم کہتے ہیں کہ It should come to Peshawar، واپڈا ہاؤس کو اس صوبے میں قائم ہونا چاہیئے Principally کہ اگر ہم، بجلی ہم پیدا کر رہے ہیں تو اس کو یہاں ہونا چاہیئے یہ بھی ہمارا مطالبہ ہے۔ میڈم سپیکر! ساتھ ساتھ جو ہمارے بقایاجات ہیں، اس کا بھی ہم مطالبہ کر رہے ہیں لیکن اس کیلئے ہم یہ تجویز کر رہے ہیں کہ ایک ایسی پارلیمانی کمیٹی اس کی Oversight کیلئے بنائیں جس میں ان صوبوں کے، جو تینوں صوبے ہیں، ان کے نمائندے شامل ہوں اور اس پارلیمانی کمیٹی کو بااختیار کمیٹی بنایا جائے اور اس روٹ کو Revisit کر لیں کیونکہ اگر یہی چیز ہے تو پھر اس سے بڑے مسئلے بن جائیں گے، پھر یہ کہ میڈم سپیکر! اس کیلئے جتنی سرمایہ کاری جو ہو رہی ہے اور جتنے بڑے بڑے سرمایہ کاروں کو مدعو کیا گیا

ہے اور جو اس میں Invest کر رہے ہیں "That's Manshah group"، پتہ نہیں اور کیا گروپس ہیں جو بڑے بڑے سرمایہ دار ہیں تو اس میں نشاط اور داؤد اور یہ بڑے بڑے Investment Companies ہیں پاکستان میں، ہم کہتے ہیں کہ اس میں انویسٹرز اس صوبے کے بھی ہونے چاہئیں، سندھ کے بھی ہونے چاہئیں، بلوچستان کے بھی ہونے چاہئیں کم از کم ان کے انٹرسٹس تو ہوں گے یہاں پہ۔ پھر یہ کہ اس کے، میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پہ تمام پارٹیز کے لوگ موجود ہیں۔ ہم سب کی قدر کرتے ہیں اور یہ ہم سب چاہتے ہیں کہ ملک ترقی کرے اور یہ واقعی قسمت بدلنے والا منصوبہ بن جائے لیکن اگر یہ روٹ جو مشرقی روٹ ہے تو میں تو کہتا ہوں کہ جو ہمارے قسمت میں لکھا ہے میڈم سپیکر، کہ ہم آئندہ دو سو، تین سو، چار سو، پانچ سو سال تک یہی بوٹ پالش ہماری مقدر ہو گی، یہی چوکیداری ہماری مقدر ہو گی، یہی ڈرائیوری ہماری مقدر ہو گی، یہی بس کی کنڈیکٹری ہماری مقدر ہو گی جس کیلئے ہم قطعاً تیار نہیں ہیں۔ تھینک یو جی۔

محترمہ چیئرپرسن: شکریہ۔ جناب منور خان صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم سپیکر!

محترمہ چیئرپرسن: آپ نے کہا بعد میں دیں۔ نلوٹھا صاحب! آپ ابھی لینا چاہتے ہیں تو پھر آپ پہلے کر لیں۔ جی منور خان صاحب!

جناب منور خان ایڈووکیٹ: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ تھینک یو میڈم۔ میں تو یہاں پہ میڈم! سب سے پہلے پروفیسر ڈاکٹر سید عالم صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے کل جو چائنا کاریڈور پہ Detailed انہوں نے ہمیں بریفنگ دی۔ حقیقت میں، میں تو اسی وقت بھی کچھ زیادہ جذباتی ہو گیا تھا اور صرف یہ نہیں کہ کوئی زبانی اس طرح کی وہ باتیں کر رہا تھا بلکہ یہ کتابچہ بھی انہوں نے ہمیں Provide کیا ہے اور اس میں انہوں نے ڈیٹیل سے نقشوں سے جو Site بتائی ہے کہ، اور Dispute کیا ہے میڈم؟ Dispute یہی ہے Eastern اور Western side۔ تو وہاں پہ بھی میں نے اسی میٹنگ میں بھی یہی کہا سپیکر صاحب کو کہ میڈم! اگر واقعی اس طرح کی جو سیچویشن ہے اور جو ہمیں بریفنگ دی گئی ہے تو میرے خیال میں جیسے جعفر شاہ صاحب نے کہا کہ پھر اس کے پی کے کا جو End میں انہوں نے حال بتایا ہے کہ بوٹ پالش، گن مین رکھنا سیکورٹی کیلئے اور بس کی کنڈیکٹری کرنا پھر یہ ان لوگوں کا مقدر ہو گا میڈم اور میں سید عالم صاحب کی ان

کوششوں کو، یہاں پہ صوبائی اسمبلی کے جتنے ممبران بھی بیٹھے ہیں،اس پہ کافی،قرارداد بھی ہوئی ہےاور یہاں پہ بات بھی ہوئی ہے اور سب سے پہلے میں جناب سپیکر، میڈم سپیکر! اسی وقت بھی میں نے یہی کہا تھا کہ مولانا فضل الرحمان نے اور آپ کے حلقے کا، نواز شریف صاحب کا داماد، وہ بھی ان کے ساتھ تھا،By air انہوں نے سروے کیا تھا اور وہاں پہ انہوں نے ان کے ساتھ یہ ایڈمٹ کیا تھا کہ ہم جو روٹ ہے، وہ Western side پہ ہوگا Eastern side پہ اس کا کوئی تعلق نہیں ہوگا، پھر میڈم 28 مئی کو جب گورنمنٹ پہ پریشر آگیا، ساری جتنی بھی پارٹیز تھیں نیشنل لیول پہ، صوبائی لیول پہ وہ سب اکٹھے ہوگئے اور ایک اے پی سی بلائی گئی اور اس اے پی سی میں جو کہ 28 مئی کو یہ اے پی سی ہوئی تھی اور وہاں پہ برسرعام انہوں نے یہ اعلان کیا تھا، ایڈمٹ کیا تھا لیکن میڈم! افسوس کی بات یہ ہے کہ اس اے پی سی میں جتنے بھی فیصلے ہوئے تھے، ان کے Minutes ابھی تک ایشو ہی نہیں ہوئے۔ جب ایک اے پی سی ہوئی اور وہاں پہ جتنے بھی سارے پاکستان کے پارٹیز کے لیڈرز بیٹھے ہوئے تھے اور وہ Decide بھی ہوگیا تھا لیکن میڈم! اس کے Minutes ابھی تک نہیں آئے وہ کیوں؟ تو کم از کم اگر وہ Minutes frame ہوجاتے تو کسی کو یہ گلہ اور کوئی شکوہ نہ ہوتا کہ یار یہ Western side پہ جارہی ہے یا Eastern side پہ جارہی ہے۔ میں جناب سپیکر، میڈم! اسی کتابچے میں جس طرح کا انہوں نے ذکر کیا ہوا ہے کہ کے پی کے تو بالکل Cut off ہے۔ یہ جو روٹ بن رہی ہے، اس میں ضروری ہے میڈم! کہ موٹروے ہوگا لیکن اگر بلوچستان ہے اور کے پی کے ہے، ان کو وہی پرانے روٹس، وہی پرانے روڈ کے ساتھ ان کے ساتھ Connect کیا گیا ہے اور پنجاب میں جو پاور جنریشن کی بات ہو رہی ہے، وہ سارے کے سارے پنجاب میں ہیں تو اسی لئے ہمیں میڈم! یہ خطرہ ہے اور میں یہاں پہ جتنے بھی پارٹیز کے لیڈرز بیٹھے ہیں، پارلیمانی لیڈرز بھی بیٹھے ہیں، ان کو چاہیئے کہ اپنے پارٹیوں کے لیڈر سے میں اپنے قائد لیڈر مولانا فضل الرحمان صاحب سے، سکندر خان بھی بیٹھے ہیں، اے این پی والے بھی بیٹھے ہیں کہ اسی طرح پریشر ڈالیں ہم جس طرح پہلے ہم نے اے پی سی بلائی تھی اور یہ کنفرم کریں بلکہ ان کے Minutes issue کریں، ان کے Minutes آنے چاہئیں تاکہ بار بار مزید لوگوں کے درمیان یہ پریشانیاں نہ ہوں۔ میں تو بار بار اسی لئے محمود صاحب، سید عالم صاحب کا شکریہ اسلئے ادا کرتا ہوں کہ ہمیں تو پتہ ہی تھا کہ واقعی یہ سب کچھ ہو رہا ہے تو میڈم! میں تقریر زیادہ نہیں کرنا چاہتا لیکن

ہمیں بس جو خدشہ ہے کہ جس طرح 28 مئی کو سید عالم صاحب نے تو اس کو نام چائنا پنجاب اکنامک کاریڈور کا نام دیا ہوا ہے۔ اگر ہم اسی طرح آج یہ سید عالم پروفیسر ڈاکٹر صاحب اگر ہمیں بریف نہ کرتے اور ہمارے نالج میں یہ باتیں نہ لاتے تو میں کم از کم مجھے اپنا اندازہ یہ ہوتا کہ میرے علم میں یہ باتیں نہیں ہیں، باقی اسی طرح یہاں پہ جتنے بھی ممبران صاحبان بیٹھے ہیں، ان کے نالج میں بھی نہیں ہے کیونکہ وہ سارے اسی پہ بیٹھے ہوئے ہیں کہ 28 مئی کو جو Decide ہوا تھا اور میں خاصکر نلوٹھا صاحب کے نالج میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ نلوٹھا صاحب! آپ یہ Mind نہ کریں، یہ خدا کرے کہ یہ چیز جو انہوں نے ہمارے نالج میں لائی ہے یہ غلط ہو، لیکن اگر واقعی یہ چیز اسی طرح ہے جس طرح یہ پمفلٹ میں اور جس طرح انہوں نے بتایا ہے تو پھر نلوٹھا صاحب! ہم یہاں پہ بھی آپ سے بھی یہی کہتے ہیں کہ کم از کم آپ اپنے لیڈر کو بھی یہ بتائیں بلکہ ان کے نالج میں یہ چیز لے آئیں کہ جو 28 مئی کو جو کچھ Decide ہوا تھا، اس کے Minutes اس اسمبلی کے فلور پہ وہ Minutes تقسیم کر لیں تاکہ سب کے جو گلے ہیں، شکوے ہیں، جو شکایات ہیں، وہ خود بخود ختم ہو جائیں۔ ایک بار میڈم! آپ کا شکریہ۔ تھینک یو۔

محترمہ چیئرپرسن: بہت شکریہ جی۔ جی عنایت اللہ صاحب! سینئر منسٹر۔

جناب عنایت اللہ {سینئر وزیر (بلدیات)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو میڈم سپیکر۔ چونکہ سارے پارلیمانی لیڈرز اس مسئلے کے اوپر گفتگو کر رہے ہیں، میں بھی اپنی پارٹی کا موقف اور ہمارے Colleague ہائر ایجوکیشن کے منسٹر پی ٹی آئی کا موقف آپ کے سامنے رکھیں گے۔ جس طرح میرے کچھ Colleagues کا Concern ہے، ان کو تشویش ہے سر! ہم نے بھی اپنا Concern اور تشویش جو ہے وہ Show کیا ہوا ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ جو خیبر پختونخوا کی مسلسل، ان کے Rights کے حوالے سے ہم مرکز سے مطالبے کرتے ہیں خواہ وہ نیٹ ہائیڈل پرافٹ کا ایشو ہو یا دوسرے ایشوز ہوں۔ ایک نیا ایشو پاک چائنا اکنامک کاریڈور کا سامنا آگیا ہے اور اس نے پچھلے ایک سال کے دوران کافی یہاں Resentment create کی ہوئی ہے۔ یہ صوبہ جو ہے، وہ Deprived صوبہ ہے اور اس کو اپنے Rights سے بھی Deprived کیا گیا ہے۔ جو ہمارا Constitutional right ہے نیٹ ہائیڈل پرافٹ کا، ہم اس کیلئے We are literally begging for our constitutional right اور جو ٹریبونل سے اور مختلف اس

سے Decisions آ گئے ہیں، ان کو Implement کرانے میں بھی ہمیں مشکل پیش آ رہی ہے اور ایک مرتبہ پھر اس صوبے کو، اس روٹ کو چینج کر کے محروم کیا جا رہا ہے۔ یہ مسئلہ جب اٹھا تو میں نے خود وہاں پلاننگ ڈویژن کے اندر کے پی سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے جو ایکسپرٹس ہیں اور وہاں کام کرتے ہیں اور They are also concerned citizens of Pakistan as well as they had traveled in the KP۔ میں نے ان لوگوں کو کنسلٹ کیا اور ان سے بریفنگ لینے کی کوشش کی اور سچی بات یہ ہے کہ وہاں جتنے بھی کے پی سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں، خیبر پختونخوا سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں، وہ پلاننگ ڈویژن کے اندر کام کرتے ہیں، فیڈرل پلاننگ ڈویژن کے اندر کام کرتے ہیں تو وہ بڑی تشویش ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ بڑی ڈپلومیٹک طریقے سے کہتے ہیں کہ بھئی We are not changing the route، یہ This is our strategy کہ اس کو پہلے بنا دیا جائے اور اس کو بعد میں بنا دیا جائے۔ پھر ایک ڈپلومیٹک فنکشن کے اندر مجھے اسلام آباد میں فیڈرل منسٹر احسن اقبال صاحب ملے، میں نے ان سے کہا کہ احسن اقبال صاحب! یہ تو Across the board سارے پولیٹیکل پارٹیز پی ٹی آئی، جماعت اسلامی، Even کے پی سے تعلق رکھنے والے مسلم لیگ نون کے لوگ، پیپلز پارٹی سارے لوگوں کو تشویش ہے کہ آپ اوریجنل روٹ کو جو ہے چینج کر رہے ہیں، نہیں نہیں جی ہم بالکل اوریجنل روٹ کو چینج نہیں کر رہے ہیں لیکن چونکہ یہ جو ملتان اور لاہور اور یہ روٹ جاتا ہے اسلام آباد، لاہور ملتان والا روٹ یہ تھوڑا ڈیویلپ ہے اور اس پہ تھوڑی سی زیادہ بہت زیادہ کم وقت میں اس کو فنکشنل اور آپریشنل کیا جائے گا، اس قسم کی ڈپلومیٹک انہوں نے Statement دی اور ساتھ ہی انہوں نے یہ بات کہہ دی کہ میرا خیال ہے یہ Game changer ہے اور انڈیا سے یہ ہضم نہیں ہو پا رہا ہے اسلئے وہ پیسے Invest کر کے لوگوں کو، یہ میرے خیال میں This is not a good، یہ اچھا Mindset نہیں ہے کہ جو Loyal citizens ہیں، وہ خیبر پختونخوا کے Rights کے حوالے سے بات کرتے ہیں، آپ یکدم Transparency theory create کرتے ہیں۔ میرے خیال میں جماعت اسلامی جو ہے ہمیشہ مرکز سے ایک ایسی جماعت رہی ہے کہ پورے پاکستان کے حوالے سے اور پاکستانیت کے حوالے سے بات کرتی ہے۔ ہمارا بھی پھر Clear cut مؤقف ہے کہ اوریجنل روٹ کو بالکل نہ چھیڑا جائے اور اس کی ہماری ایک دلیل ہے، ایک Rational ہے۔ وہ یہ ہے کہ خیبر پختونخوا بھی ایک محروم صوبہ ہے، وہ Militancy

بھگت رہا ہے گزشتہ دس پندرہ سالوں سے اور یہاں خون بہہ رہا ہے۔ عملاً یہاں ایک میدان جنگ رہا ہے For the last thirty years اور اس صوبے کی اکانومی جو ہے بالکل تباہ ہو گئی ہے اور یہ جو اور یجنل روٹ ہے، یہ نہ صرف کے پی کے جو محروم ہے، اس سے گزرتا ہے بلکہ یہ پنجاب کے محروم علاقوں سے بھی گزرتا ہے جو اور یجنل روٹ ہے۔ Southern پنجاب کے محروم علاقوں سے گزرتا ہے اور ان محروم علاقوں سے ہوتے ہوئے بلوچستان کے اندر داخل تو یہ تین صوبوں کے محروم علاقوں کو Touch کرتا ہے۔ تو یہ اس پورے پاکستان کی محرومی دور کرنے کا اور یجنل روٹ جو ہے، یہ ایک علاج ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کو چھیڑا جائے گا تو اس کی فیڈریشن کے اوپر اچھے اثرات نہیں ہوں گے۔ Already grievances ہیں، سندھ کے اندر Grievances ہیں۔ کراچی کے اندر Grievances ہیں۔ بلوچستان کے اندر Grievances ہیں۔ خیبر پختونخوا کے اندر Grievances ہیں۔ یہ اللہ کا شکر ہے کہ Militancy کے دوران اس خیبر پختونخوا کے اندر Separatist elements نے Anti federation آوازیں بلند نہیں کیں اور یہاں Mainstreaming ہی ہو گئی ہے، اے این پی کی Mainstreaming ہو گئی ہے باقی جو Nationalist political parties ہیں، انہوں نے اچھا مطلب مؤقف اختیار کیا ہوا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کے نتیجے میں اگر یہ رویہ اختیار کیا جاتا ہے تو مجھے خدشہ ہے کہ وہ جو Feelings ہیں، وہ دوبارہ پیدا ہوں گی اور فیڈریشن کے انٹرسٹ میں اور میں میڈیا سے بھی اپیل کرتا ہوں، میں میڈیا سے بھی اپیل کرتا ہوں کیونکہ ہماری آوازیں جو ہیں یہ صدا بہ صحرا ثابت ہوتی ہیں، ہم یہاں اٹھتے ہیں بات کرتے ہیں اور ہماری اس اسمبلی کو جو کہ خیبر پختونخوا کے عوام کی نمائندہ جرگہ ہے، اس کی آواز کو کوئی وقعت نہیں دی جاتی ہے، میڈیا کے اوپر ہماری آواز بالکل نہیں اٹھائی جاتی ہے، Non issues کو اور کسی ایک فلمی اداکارہ کے بیان کو تو بریکنگ نیوز کے طور پر نشر کیا جاتا ہے لیکن اس اسمبلی کے خبر کو اور اس اس قسم کی سیریس گفتگو کو جو کہ اس فیڈریشن کے اوپر اور اس پاکستان کے اوپر اور وفاق پاکستان کے اوپر اس کے اثرات ہیں، اس کو بالکل کوئی وقعت نہیں دی جاتی ہیں۔ اسلئے میں میڈیا کے دوستوں سے یہ اپیل کرتا ہوں الیکٹرانک میڈیا سے اور پرنٹ میڈیا کے دونوں کو کہ یہ سید عالم محسود صاحب جو ایشو لے کر آئے ہیں اور چونکہ Already اس پر اسمبلی کے اوپر ڈیبیٹ ہوئی ہے، سکندر خان نے

قرارداد ڈرافٹ کی ہے، ہم ان کے ساتھ Agree کرتے ہیں، ہم سارے پارلیمنٹری لیڈرز ایک ہی پیج پر ہیں اور جو قرارداد ہے، یہ ہمارے ہی خیبر پختونخوا کے عوام کی Inspiration کی ترجمانی کرتا ہے۔ ہم اس کو سپورٹ کرتے ہیں۔ میں اپنی پارٹی کی طرف سے، اس کے نمائندہ کی حیثیت سے اس کو سپورٹ کرتا ہوں اور یہ اپیل کرتا ہوں کہ جو اوریجنل روٹ ہے، اس کو چیلنج نہ کیا جائے، اس کے فیڈریشن کے اوپر اچھے اثرات نہیں ہوں گے۔Thank you very much Madam Speaker۔

<u>محترمہ چیئرپرسن:</u> شکریہ۔ جناب مشتاق غنی صاحب!

<u>جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم):</u> تھینک یو میڈم سپیکر۔ تحریک انصاف کا مؤقف بڑا واضح ہے اس ایشو کے اوپر کہ یہ ایک جو منصوبہ ہے، یہ پاکستان کی ترقی اور خوشحالی کا منصوبہ ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہمارے صوبے کو اس سے محروم رکھ دیا جائے اور یہ حیرت ہوتی ہے، ہمیں بار بار یہ چیزیں دوبارہ نہ جانے کیونکہ سامنے اس طریقے سے آتی ہیں اور فیڈرل گورنمنٹ کیا چاہتی ہے؟ یہاں اسی صوبے میں دو چار مہینے پہلے احسن اقبال صاحب تشریف لائے تھے اور میڈیا کے سامنے انہوں نے کہا تھا کہ بالکل ہم کوئی روٹ چیلنج نہیں کر رہے، وہی Western route جو ہے اسی پہ کام ہو گا اور آپ کے خدشات غلط ہیں۔ پھر اس کے بعد 28 مئی کو میٹنگ ہوتی ہے اور وہاں آل پارٹیز کانفرنس، میں تو حیران ہوں ایک گاؤں کا دس لوگوں کا جرگہ، اس میں کوئی فیصلہ کر لیا جائے، اس سے کوئی پہلو تہی نہیں کر سکتا، تو How is possible کہ پرائم منسٹر آف پاکستان ایک اتنے بڑے فورم کو چیئر کریں اور اس میں ایک Decision کریں اور اس کو، وہ پھر اس کے بعد روٹ کو چیلنج کر دیں، میری عقل اس کو تسلیم نہیں کرتی۔ تحریک انصاف کا اور اس Present Government کا ایک ہی مؤقف ہے کہ ہم کسی صورت میں بھی، ہم یہ بھی نہیں چاہتے یہ بات بالکل ریکارڈ پہ رہنا چاہیئے کہ اتنے بڑے ترقی کے منصوبے کو ہم کسی صورت میں متنازعہ نہیں کرنا چاہتے لیکن پھر الزام ہم پہ آتا ہے، لیکن جب یہ اعداد و شمار سامنے آتے ہیں، جیسے جعفر شاہ صاحب نے اور شیرپاؤ صاحب نے سامنے لائے تو پھر ذہنوں میں یہ سوال اٹھتا ہے کہ کوئی بات تو ہے اور پھر ہمارے ساتھ یہ زیادتی اور کس بات کی ہمیں سزا دی جاتی ہے؟ جو ہمارے بقایاجات ہیں، وہ آج تک ہمیں ادا نہیں کئے جا رہے ہیں اور اس پہ سانپ کی طرح فیڈرل گورنمنٹ بیٹھی ہوئی ہے اور ہمیں Just صرف تسلیاں

دیتی ہے۔ جیسے عنایت اللہ صاحب نے کہا ہمارا تو جنگ زدہ صوبہ ہے۔ کتنی لاشیں ہم نے یہاں سے پیش کی ہیں؟ کتنے گھر، کتنی دکانیں، کتنے سکولز، کتنے ادارے مسمار ہوئے اس صوبے کی دہشتگردی کی نظر میں، اور اس کا صلہ ہمیں اپنی فیڈرل گورنمنٹ سے، اپنی حکومت سے یہ ملتا ہے کہ جب ترقی کا کوئی دور شروع ہو تو اس سے صوبہ خیبر پختونخوا کو حرف کل کی طرح مٹا کے رکھ دیا جائے؟ یہ تو وہ "اس کو چھٹی نہ ملی جس نے سبق یاد کیا"۔ جس صوبے نے سب سے زیادہ قربانیاں دی ہیں، آج وہ ان کی کسی لسٹ میں نہیں ہے۔ جناب میڈم سپیکر صاحبہ! قومیں، ملک مضبوط ہوتے ہیں اپنے Federating bodies کے ساتھ۔ اسلام آباد بذات خود کچھ بھی نہیں، اسلام آباد کو اگر مضبوط کرے گا تو خیبر پختونخوا کرے گا، بلوچستان کرے گا، سندھ کرے گا، پنجاب کرے گا، سارے صوبے اور سارے صوبوں کے ساتھ جب برابری کا سلوک ہوگا، یہ نہیں کہ جن کی مرکز میں حکومت ہو اور ان کی پنجاب میں بھی حکومت ہو اور ساری نوازشات جو ہیں، وہ پنجاب ہی کی طرف بہنا شروع ہو جائیں۔ جیسے ہمارے پاس Example موجود ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں فیڈرل گورنمنٹ میں جو میرے صوبے کا حصہ ہوتا ہے، شروع میں 80، 90، 95 بلین ڈالرز Reflect ہوتے ہیں اور By the end of year ہم دیکھتے ہیں 11 ارب، 12 ارب، 15 ارب باقی پیسے سارے پنجاب کی نظر۔ ہمیں پنجاب سے کوئی اختلاف نہیں ہے لیکن ہمیں یہ تو حق حاصل ہے کہ ہم اپنے صوبے کے، جن عوام کے ہم نمائندے اس ایوان کے اندر بیٹھے ہوئے ہیں، ہم ان کے حقوق کی جنگ لڑیں اور اگر ہم ان کی جنگ لڑنے میں ناکام ہوتے ہیں تو ہمیں آنے والی نسلیں کبھی معاف نہیں کریں گی۔ جناب میڈم سپیکر صاحبہ! اسلئے میری یہ گزارش ہوگی فیڈرل گورنمنٹ سے کہ آپ کو اس صوبے کی تمام جماعتوں کے تحفظات آج پہنچ جائیں گے اور ایک صوبہ اس پہ متنفر ہو رہا ہے، اپنے حقوق کیلئے بات کر رہا ہے۔ اگر تو یہ روٹ چینج نہیں ہوا، اگر یہ ہمیں غلط فہمی ہے کہ یہ ہم جو بات کر رہے ہیں ہم درست نہیں کر رہے ہیں تو کل ہی اس کی وضاحت کر دی جائے تاکہ ہمارے خدشات جو ہیں درست، غلط ثابت ہو جائیں کہ یہ روٹ چینج نہیں ہو رہا اور اگر وہ اس کی وضاحت نہیں کرتے صحیح معنوں میں اور عنایت اللہ صاحب نے بڑا صحیح کہا کہ وہ ڈبل گیم کر رہے ہیں۔ ایک طرف سے پنجاب کے راستے اس کو Connect کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور دوسری طرف ہمیں کہہ دیا جاتا ہے کہ جی آپ کی یہ سڑک بھی جا کر اس کے ساتھ Connect ہو جائے

گی۔ جو اس کا اوریجنل روٹ ہے اس پہ پہلے کام ہونا چاہیئے۔ جتنی صنعتی بستیوں پہ ہمارا حق ہے، ہمیں وہ دی جانی چاہیئے۔ یہ روٹ گلگت بلتستان سے ہوتا ہوا خیبر پختونخوا کے اندر سے ہی گزرے گا، کوئی آسمان سے اس سڑک کو وہ نہیں لا سکتے، راستے میں پھر خیبر پختونخوا پڑے گا۔ اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ بحیثیت گورنمنٹ خیبر پختونخوا فیڈرل گورنمنٹ کو یہ چاہیئے کہ ہمارے ساتھ بیٹھے اور ہمارے تحفظات کو ہمارے تمام پارلیمانی لیڈروں کے تحفظات کو دور کریں اور یہی تحریک انصاف کا اعلان ہے اور بارہا پرویز خٹک صاحب اس پہ برملا کہہ چکے ہیں کہ ہم کسی صورت میں بھی اور عمران خان کی بھی بڑی واضح Statement موجود ہے اس کے اوپر کہ ہم کسی صورت میں اپنے صوبے کے حقوق پر سودے بازی نہیں ہونے دیں گے اور یہ روٹ اگر گزرے گا تو خیبر پختونخوا کے علاقوں سے ہی ہو کر گزرے گا۔ Thank you very much Madam Speaker۔

<u>محترمہ چیئرپرسن:</u> بہت شکریہ جناب مشتاق غنی صاحب۔

<u>جناب سلیم خان:</u> میڈم! ہمیں موقع ملے گا؟

<u>محترمہ چیئرپرسن:</u> جی بالکل آپ کو ملے گا کیوں نہیں۔ سلیم خان صاحب! جناب سلیم خان صاحب۔

<u>جناب سلیم خان:</u> شکریہ میڈم سپیکر! آج جس اہم ایشو پہ اس ہاؤس کے اندر ڈسکشن ہوئی اور سارے پارٹیز کا مؤقف جو ہے وہ سامنے آیا ہے تو اس میں یقیناً اس پارٹی کا جو مؤقف ہے، وہ بھی واضح ہے کہ یہ اہم منصوبہ لاسٹ گورنمنٹ میں محترم زرداری صاحب کے Duration میں Chinese government کے ساتھ اس کو آگے لے جایا گیا تھا اور اس گورنمنٹ میں یہ Materialized ہونے جا رہا ہے۔ تو میڈم سپیکر! جو حقائق ہیں اور ہمیں جس طرح ڈاکٹر صاحب نے اس کے اوپر بریفنگ دی تو ہمیں پتہ چلا کہ اس اہم منصوبے کے اندر جو گیم کھیلی جا رہی ہے اس پسماندہ صوبے کے ساتھ، اس غریب عوام کے ساتھ، ہمیں بڑا افسوس ہو رہا ہے اس کو دیکھ کر حالانکہ دہشتگردی کے اس جنگ میں فرنٹ لائن صوبہ ہے۔ ہمارے لوگ مقابلہ کرتے ہی شہید ہوتے ہیں اور اس صوبے کی معاشی پوزیشن جو ہے، وہ سب کے سامنے ہے اور ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ فیڈرل گورنمنٹ کے سامنے اس صوبے کی زیادہ اہمیت ہونی چاہیئے اور یہ جو منصوبہ ہے، اس میں ایک امید کی کرن ہمیں نظر آ رہی ہے ترقی کی۔ یہ پاکستان کی خوشحالی کا ایک بہت بڑا اہم منصوبہ ہے

جو ابھی تقریباً پلاننگ کے سٹیج میں ہے اور اس سٹیج میں اگر ہمارے صوبے کو، ہمارے پسماندہ صوبے کو یکسر اگر نظر انداز کیا گیا تو میڈم! ہم ضرور پوچھیں گے اپنی فیڈرل گورنمنٹ سے کہ اس غریب صوبے میں ان لوگوں کے پاس کیا ہے؟ اگر یہ موقع بھی ہم سے چھینا گیا تو یقیناً ہر کسی کو پتہ ہے کہ اس صوبے کے اندر روزگار نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے بچے Militants کے ہاتھوں جاتے ہیں اور یہاں پہ لوگوں کے پاس کاروبار کے کوئی وسائل نہیں ہیں، کاروبار کے Opportunities نہیں ہیں تو یہ لوگ مجبور آجاتے ہیں ان غلط لوگوں کے ہاتھوں میں اور پھر جو نقصان اٹھانا پڑتا ہے اس صوبے کو۔ تو میرے خیال میں فیڈرل گورنمنٹ کو ہمارے حوالے سے، اس صوبے کے حوالے سے بہت Seriously سوچنا چاہیئے کہ اس صوبے کے عوام کو وہ کس طرح ترقی دیں گے؟ اس صوبے کے عوام کو وہ کس طرح خوشحال رکھیں گے؟ میڈم سپیکر! یہ جو روٹ ہے، اس کو جو ابھی پلان کر رہے ہیں اور اس کے پلاننگ کے اندر ہمیں نظر آرہا ہے کہ یہ صوبہ ہمارا جو ہے یکسر نظر انداز ہو رہا ہے۔ دوسرا جو ہمیں ایک خدشہ یہی ہے کہ جو روٹ، کے کے ایچ اس کے اندر شامل ہے Definitely اور یہاں پہ بھاشا ڈیم کو بھی بنانا ہے۔ اگر یہ بھاشا ڈیم بن گیا اور اس کے اوپر سے بہت اونچے لیول پہ شاید اس کو بنائیں گے یا کس طرح کریں گے مجھے نہیں سمجھ آرہی ہے، تو میرا خیال یہی ہے کہ اس کے ساتھ ایک Alternate route بھی ہونا چاہیئے۔ وہ Alternate route مردان سے ہوتے ہوئے چکدرہ، دیر پھر چترال اور پھر چترال سے ہوتے ہوئے مستوج اور شندور پھر واپس گلگت کو Connect کرتا ہے۔ یہ قدیم ایک تجارتی راستہ ہے اور اس وقت بھی اس کو ہم استعمال کر رہے ہیں۔ چائنا کے ساتھ جو ٹریڈ ہمارا چل رہا ہے، یہی روٹ استعمال ہو رہا ہے۔ اگر کے کے ایچ روڈ خدانخواستہ بند ہو گیا تو ان کے پاس کونسا راستہ ہے کہ اس کو یہ Connect ہو جائے اکنامک کاریڈور کے ساتھ اور چائنا کے ساتھ؟ تو Suggestion میرا یہی ہے کہ Alternate route کے طور پر اس کو Connect کرنا چاہیئے Via چترال، دیر، چکدرہ، مردان پھر اسلام آباد، یہ ایک Suggestion میری ہے۔ Secondly جو روٹ فائنل ہوا ہے، اس کے ساتھ ہم بالکل اتفاق نہیں کر رہے ہیں۔ ابھی جو ریزولیوشن سکندر صاحب لائیں گے، ہم بالکل اتفاق کرتے ہیں کہ ہمارے صوبے کے عوام کے مفاد کو بھی سامنے رکھ کے اس کو فائنل کرنا چاہیئے Otherwise یہاں پہ بہت بڑی محرومی ہو گی، بہت بڑا انتشار ہو گا صوبے کے اندر تو یقیناً اس

انتشار کو کنٹرول کرنا، اس سے جو بدنظمی ہے، اس کو کنٹرول کرنا حکومت کے بس کی بات نہیں ہو گی۔ تھینک یو میڈم۔

محترمہ چیئرپرسن: شکریہ، بہت شکریہ۔ جی اورنگزیب نلوٹھا صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب میڈم سپیکر صاحبہ۔ پہلی بات جناب سپیکر صاحبہ! یہ ہے کہ سکندر خان صاحب نے جو قرارداد لائی ہے باقی سیاسی جماعتیں اگر ایک سو فیصد اس کے ساتھ متفق ہیں تو میں اس کے اس حصے کے ساتھ کہ جو 28 مئی کو اے پی سی کی میٹنگ زیر صدارت وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف صاحب کے بلائی گئی اور اس میں جو فیصلے کئے گئے کہ پاک چائنا اقتصادی راہداری، میڈم! میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔ پاک چائنا اقتصادی راہداری کے مغربی روٹ کے حوالے سے جو فیصلہ کیا گیا، سردار اورنگزیب پارلیمانی لیڈر پی ایم ایل این اور پاکستان مسلم لیگ خیبر پختونخوا ایک سو دس فیصد اس کی حمایت کرتی ہے۔ (تالیاں) دوسری بات جناب میڈم سپیکر صاحبہ! پاک چائنا اقتصادی راہداری پاکستان کی شہ رگ ہے۔ 46 ارب ڈالر کا یہ منصوبہ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ملک کے اندر اس قوم کو مکمل کرنا نصیب فرمائے اور جب یہ منصوبہ مکمل ہو جائے گا تو پاکستان ایک نیا پاکستان ان شاءاللہ بن جائے گا۔ دوسری بات جناب سپیکر صاحبہ! میری یہ بھی دعا ہے، میری یہ بھی دعا ہے کہ میں تمام سیاسی جماعتوں کے اکابرین سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ Same منصوبے کو متنازعہ بنانے کی کوشش نہ کی جائے تاکہ اس سے قوم کا نقصان ہو گا۔ جناب سپیکر صاحبہ! میری معلومات کے مطابق جو کل بریفنگ دی گئی، میں اس بریفنگ میں موجود تھا جس کا سید جعفر شاہ ایک ایک لفظ، ایک ایک لفظ پڑھ کے بتا رہے تھے۔ اس میں پہلا، پہلا جھوٹ۔۔۔۔۔

(مغرب کی اذان)

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اس بریفنگ میں جناب سپیکر صاحبہ! جب ڈاکٹر صاحب بریفنگ دے رہے تھے اور انہوں نے کہا کہ برہان اس میں شامل نہیں ہے جبکہ میں نے انہیں کہا کہ برہان ٹو حویلیاں 35 فیصد موٹروے کے اوپر کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔ پھر دوسری بات جب میں نے ان سے سوال کیا کہ اس منصوبے کے اندر ڈرائی پورٹ کتنے ہیں؟ تو انہوں نے مجھے جواب دیا کہ ایک ہے۔ میں نے کہا، بتاؤ وہ ڈرائی

پورٹ کونسے صوبے میں بن رہا ہے؟ تو اس نے کہا حویلیاں میں بن رہا ہے۔ تو میں نے کہا حویلیاں کیا خیبر پختونخوا میں موجود نہیں ہے، یہ پنجاب میں تو نہیں ہے حویلیاں؟ اسلئے میں اس رپورٹ کو یکسر مسترد کرتا ہوں جناب سپیکر صاحب! اور میں (تالیاں) یقین دلاتا ہوں اس ایوان کو کہ جو رپورٹ، جو فیصلہ اے پی سی میں کیا گیا ہے۔ مشتاق غنی صاحب! میں آپ کو بھی یقین دلاتا ہوں۔ وزیر اعظم پاکستان کا نام میاں محمد نواز شریف ہے۔ ہمارے میاں صاحب جو فیصلہ کرتے ہیں پھر وہ اس پر عملدر آمد بھی ضرور کرتے ہیں کیونکہ ایسا کبھی ہوا نہیں ہے کہ انہوں نے جو فیصلہ کیا ہو اور اس پر عمل نہ کیا ہو۔ وزیر اعظم پاکستان کوئی فیصلہ کرے اور پھر اس پر عمل نہ کرے، یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ جناب سپیکر صاحب! وزیر اعظم پاکستان کے زیر صدارت اے پی سی کا اجلاس ہوا اور اس ملک کے تمام سیاسی جماعتوں کے قائدین اس اجلاس میں موجود تھے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جی ممبران اسمبلی کا بھی میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم اپنے صوبے کے حقوق کی آواز بلند کریں لیکن جتنی سیاسی جماعتیں اس ایوان میں بیٹھی ہیں، تمام سیاسی جماعتوں کے قائدین مرکز میں بھی اور سینیٹ میں بھی بیٹھے ہیں، قومی اسمبلی میں بھی بیٹھے ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم سے زیادہ وہ اس صوبے کے حقوق کا درد، درد ہمارے قائدین اپنے دلوں کے اندر رکھتے ہیں۔ اگر کوئی اس کی Route changing ہوتی تو یہ آواز اسلام آباد سے اٹھتی اور یہ جو بریفنگ این ایچ اے والے دیتے یا کوئی اور ادارہ بریفنگ دیتا جو کل ایک این جی او کی طرف سے ہمیں بریفنگ دی گئی۔ جناب سپیکر صاحب! یہ جو مغربی روٹ ہے اس راہداری کا، یہ برہان سے فتح جھنگ، میاں والی، ڈیرہ اسماعیل خان، ژوب، قلعہ سیف اللہ اور کوئٹہ سے ہوتے ہوئے، کوئٹہ سے ہوتے ہوئے یہ گوادر تک ان شاءاللہ جائے گا اور اس کے اوپر ایک انچ کی تبدیلی نہیں ہے۔ میں نے صبح اپنے قائدین سے بات کی ہے، ایک انچ اس کے اندر کوئی تبدیلی نہیں ہے۔ (تالیاں) لہذا میں گزارش کرتا ہوں، گزارش کرتا ہوں تمام پاکستانیوں سے کہ خدارا اس روٹ کو متنازعہ بنانے کی بجائے اسے مکمل کرنے کی کوشش کریں اور جو ہمارے اس ملک کے دشمن ہے، بیرونی طاقتیں ہیں، وہ نہیں چاہتی کہ اقتصادی، پاک چائنا اقتصادی راہداری کے اوپر کام ہو جائے اور پاکستان ترقی کی راہ پر گامزن ہو جائے۔ ہم ان شاءاللہ ان کے اس خواب کو بھی نہیں پورا ہونے دیں گے سب ملکر۔ جناب سپیکر صاحب! اس راہداری کے اوپر دنیا کی 25 فیصد تجارت کا دارومدار اس راہداری کے اوپر ہو گا اور

اسی طریقے سے اس میں صنعتی بستیاں بھی قائم ہوں گی، بجلی کے منصوبے بھی ہوں گے اور گیس کے منصوبے بھی ہوں گے، تجارتی مراکز بھی قائم ہوں گے اور فائبر آپٹیکس، ریلوے، تیز ریلوے لائن بھی بچھائی جائے گی تو اللہ کرے کہ یہ راہداری مکمل ہو سکے اور ہم سب اس کیلئے دعا بھی کرتے ہیں اور یہ بات بھی میں تمام اپنے دوستوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ میاں محمد نواز شریف اس ملک کے چاروں صوبوں کی نمائندگی کر رہے ہیں اور اگر کسی کو یاد نہیں ہے تو میں یہ بھی یاد دلانا چاہتا ہوں کہ آج بھی پاکستان مسلم لیگ خیبر پختونخوا کی دوسری بڑی جماعت ہے اور چونکہ نماز کا وقت ہے، میں یہ بات ضروری سمجھتا ہوں یہ کہنا کہ چاروں صوبوں کی آواز، میاں نواز، میاں نواز، ان شاءاللہ۔

محترمہ چیئرپرسن: بہت شکریہ اورنگزیب نلوٹھا صاحب! آپ نے بڑی اچھی وضاحت کر دی۔ آپ نے اللہ کرے کہ وہی جذبہ رہے ہماری سب کی دعا ہے۔ یہ ایسا منصوبہ ہے جو پورے پاکستان کیلئے Important ہے لیکن بنیادی طور پر نکتہ یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اس کو دوبارہ کیوں لانا پڑا؟ کہ جو Indications ہیں، Indicator ہیں ڈویلپمنٹ کے، وہ اس وقت ویسے نہیں۔ یہ تو بننا ہے Western alignment تو بنی ہے، ہمیں پتہ ہے تین Alignments ہوں گی، تینوں بنی ہیں، لیکن جو 28 مئی کو پرائم منسٹر آف پاکستان نے Commitment کی اور انہوں نے بہت خوبصورتی سے اس مسئلے کو، قوم کو یکجا کر دیا ایک لحاظ سے۔ اگر کوئی بھی Discontent تھا انہوں نے اس کو ختم کیا، اس کا تدارک کیا اور یہ فیصلہ کیا کہ Western alignment سب سے پہلے بنے گی۔ اس چیز کیلئے آج یہ قرارداد دوبارہ یہ ہاؤس موو کر رہی ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہے کہ آپ نے اس میں بھرپور ساتھ دیا۔ ہم سب یہ چاہتے ہیں کہ جو 28 مئی کی Resolved ہے، پرائم منسٹر آف پاکستان! وہ من و عن پورا ہو اور ڈویلپمنٹ کے جو Indicator ہیں، وہ بھی اس کے ساتھ ثبوت دیں نہ کہ یہ کہ زبانی تو ہم کریں لیکن جہاں پہ پیسے رکھے گئے، مختص کئے گئے، اس کو وہ دوسری طرف زیادہ In the name of development اور میاں جعفر شاہ صاحب نے جس طرح کہا اور باقی سارے کہ ہم ان کے Against نہیں کہ وہ امریکہ اور انگلینڈ کے لیول پہ جائے۔ ہمارا اپنا دل ہے پنجاب اور ہم اس کو کبھی بھی یہ نہیں چاہتے لیکن خیبر پختونخوا، بلوچستان اور سندھ اور خصوصاً جو کہ Deprived علاقے ہیں، ان کو بھی اب وقت آگیا ہے کہ Parity میں لایا جائے۔ تو میں چاہتی ہوں کہ

وقت کا وہ ہے، نماز ہے، میرے پاس دو تین اور ریزولیوشنز بھی ہیں کہ آپ ان کو پاس کر کے یا جو بھی آپ Anyhow، ان کو کر کے جائیں اور ان کو، محرکین سے بھی میں چاہوں گی کہ وہ مختصر صرف اپنے ریزولیوشنز موو کریں تاکہ یہ ہاؤس جو ہے Adjourned کرنے سے پہلے، میں پہلے اس ریزولیوشن پہ Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Members, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Chairperson The 'Ayes' have it. The 'Ayes' have it. The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

قراردادیں

محترمہ چیئرپرسن: میں محترمہ معراج ہمایون صاحبہ سے کہوں گی کہ وہ جلد اپنی ریزولیوشن پڑھیں کیونکہ میں چاہتی ہوں کہ یہ ختم کر کے ہی میں Adjourned کروں تو اسلئے مہربانی کریں۔ Just readout the resolution, and I will put straight before the House.

Ms: Meraj Humayun Khan: Thank you very much Madam Speaker Sahiba. 'Resolution': Primary level is the most important level in the education process as it lays down the foundation on which the later tiers work and build a system that contributes to the healthy, physical, moral, emotional and social character of the individuals. Everywhere in the world, special care is taken in the hiring of teachers who are held in great esteem by the parents who work closely with them as well as the community around them. Contrary to this, primary school teachers in our country do not enjoy respect and recognition that is due to them. Not only this, they are also subjected to bias and discrimination in incentives and benefits which are far less than other categories of teaching staff. This has created a lot of frustration among the Primary Schools Teachers (PSTs) especially the senior ones and those who are highly qualified with Masters, MSc and Med degree which is adversely affecting their performance.

This august House demands that the Provincial Government should adopt immediate measures to enhance the status of PSTs by giving them their due rights, scales and incentives as well as direct the media to positively and regularly project the importance of

PSTs in whole education System. Some decisions requiring immediate implementation are:

1. Pay scales according to qualification should be given i.e. Scale 15 for undergraduates, Scale 16 for graduates and 17 for Masters.

جیسے اور میں ہو رہا ہے، اور ڈیپارٹمنٹس میں ہو رہا ہے۔

2. Trainers for Primary Teachers should be selected from among PSTs, because they are very highly qualified and
3. PSTs should be given a share in appointment of Subject Teachers.
4. Merit should be introduced at the District & Tehsil levels.

شکریہ آپ کا۔

Madam Chairperson: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Chairperson: The 'Ayes" have it. The 'Ayes' have it. The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Mohtarma Aamna Sardar! Aamna, Mohtarma Aamna Sardar!

محترمہ آمنہ سردار: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ یہ صوبائی اسمبلی وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ 16 دسمبر 2014 کو آرمی پبلک سکول پشاور میں ہونے والے دہشت ناک سانحے کو یوم سیاہ قرار دیا جائے اور یہ دن پورے ملک میں ان شہداء کی یاد میں قومی دن کی حیثیت سے منایا جائے۔ نیز حکومتی سطح پر 16 دسمبر کو یوم شہدائے آرمی پبلک سکول قرار دیا جائے۔

جناب سپیکر صاحب! میں صرف اس میں ایک وضاحت یہ کرنا چاہوں گی کہ یہ ان بچوں کیلئے ہم اگر اور کچھ نہیں کر سکے تو کم از کم ہم ایک دن تو ان کے نام کر سکیں، یہ میری ریکویسٹ ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: جی ہم سفارش کر سکتے ہیں وفاقی حکومت کیلئے، یہ دیا گیا ہے۔ میں موو کر رہی ہوں۔

Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Chairperson: The 'Ayes' have it. The 'Ayes' have it. The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Salih Muhammad Khan Sahib.

جناب صالح محمد: شکریہ میڈم سپیکر صاحبہ۔ یہ صوبائی اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ محکمہ ٹرانسپورٹ نے انٹر ڈویژنل اور انٹر پراونشل روٹ پرمٹ کیلئے جو طریقہ کار وضع کیا ہے، اس سے صوبہ بھر کے ٹرانسپورٹرز میں بے چینی پائی جاتی ہے۔ کیونکہ نئے ماڈل کے گاڑیوں کو اے کلاس پرمٹ دینا اور استعمال شدہ گاڑیوں کو اے کلاس پرمٹ نہ دینا، سے انصاف کے تقاضے پورے نہیں ہوتے۔ جبکہ پنجاب، سندھ، بلوچستان میں یہ تسلسل نہیں ہے۔ دیگر صوبوں میں، دیگر صوبوں سے ایم وی ای فٹنس سرٹیفیکیٹ کے بعد پرمٹ جاری کیا جاتا ہے۔ پنجاب حکومت جو روٹ پرمٹ جاری کرتی ہے، وہ کے پی کے میں کاؤنٹر سائن نہیں ہوتی اور ٹریفک پولیس کم از کم جرمانہ پانچ ہزار کرتی ہے جس کا ٹرانسپورٹر متحمل نہیں ہو سکتا۔ رینیول کا جرمانہ پی ٹی اے کو ادا کر، پی ٹی اے ادا کرتا ہے، پی ٹی اے کو ادا کرتا ہے۔ ٹریفک پولیس کا پانچ ہزار روپے جرمانہ الگ ادا کرتا ہے جو کہ غیر آئینی ہے، اسے ختم کیا جائے۔ اس کے علاوہ گاڑیوں کو فٹنس سرٹیفیکیٹ کے بعد روٹ پرمٹ جاری نہ کرنے کی وجہ سرکاری خزانے کو وضع کردہ بجٹ حاصل نہ ہونے کا بھی احتمال ہے بلکہ قوی امکان ہے۔ لہذا عظیم تر عوامی مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے صوبائی حکومت فی الفور اس ڈبل جرمانوں اور ساتھ ساتھ ماڈلز کی پابندی کی بجائے متعلقہ روٹ کیلئے فٹنس سرٹیفیکیٹ سے مشروط کروادیں تاکہ ٹرانسپورٹرز میں پائی جانے والی بے چینی ختم ہو سکے اور صوبائی آمدن میں کمی کے رجحان پر قابو پایا جاسکے۔

محترمہ چیئرپرسن: شکریہ صالح محمد صاحب۔ اس میں ابھی صوبائی حکومت کے کوئی وہ نظر نہیں آرہے پھر بھی میں یہ موو کرتی ہوں کیونکہ میڈم اگر بیٹھی ہیں آپ، پراونشل گورنمنٹ کی طرف سے کچھ You want to take it up کیونکہ-----

محترمہ مہر تاج روغانی (معاون خصوصی برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں): تھینک یو میڈم سپیکر، وہ جو وہاں بیٹھے تھے اور ہم ڈسکشن کر رہے تھے تو میں نے تو یہ کہا تھا کہ اس میں اگر سب کمیٹی بنائی جائے اور اس کو

ڈسکس کیا جائے تو اچھا نہیں ہوتا؟ میری تو Feelings یہ ہیں کہ hurry like میں اور جلدی میں Because we have to study itنا؟

محترمہ چیئرپرسن: اچھااس کو میں صالح محمد صاحب! ابھی نہیں Put کر رہی، اس کو میں Pend کر رہی ہوں۔Friday کو ہم اس کو Take up کریں گے لیکن پہلے حکومتی جو بھی ہیں، اراکین ان کے ساتھ ہم اس پر بات چیت کریں گے اور یہاں جس طرح میڈم، آج منسٹر ٹرانسپورٹ بھی نہیں ہیں۔۔۔۔۔

جناب صالح محمد: میڈم بیٹھی ہوئی ہیں، ذمہ دار ہیں میڈم۔

محترمہ چیئرپرسن: انہوں نے Suggest کیا ہے، انہوں نے کمیٹی Suggest کی ہے۔ میں اس کو، ہم Pend کریں گے Friday کو۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ چیئرپرسن: اس کو، دیکھیں اس وقت آپ کے رولز سسپنڈ ہیں، ایک منٹ اور اس کو میں Pend کر رہی ہوں۔ میں نے رولنگ دی ہے Friday کو بھی، منسٹر ٹرانسپورٹ کو یہ نوٹس دیں، اس پر وہ آپ کا پوائنٹ آف ویو دیں اور کمیٹی ہے، جو بھی کرنا ہے Friday کو ہم کریں گے۔ The sitting is adjourned till 03:00 pm afternoon, 9th October 2015.

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 09 اکتوبر 2015ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)